REGISTERED L. No. 39.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۳۸	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے۔ ۴ مارچ ۱۹۱۰ء	نمبر ۹

سنڈے اسکول کے سبق

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ۲ر فی سبق محصول ڈاک علاوہ۔ یعنے ۸ کاپی فی ہفتہ تمام سال کے واسطے صرف ایک روپیہ اور محصول ڈاک ٭

یہہ سبق اُردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں ٭

یہہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں۔ جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہے۔ پادری ہنری فورمن صاحب ڈی۔ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں اور اُن کے ساتھ انڈین بائبل ریڈنگ ایسوسی ایشن کی تلاوت کی فہرستیں بھی چھاپی جاتی ہیں ٭

حقیقت یہہ ہے

کہ یہہ بائبل کی تعلیم کیواسطے سب سے عمدہ سبق ہیں۔ اُنکا سلسلہ ایسا چلتا ہے کہ سات سال میں کل بائبل کی تعلیم ملجاتی ہے یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہوجاتی ہے۔ اسلئے بذریعہ اِس اشتہار کے ترغیب دی جاتی ہے کہ تمام مشن اسکولوں میں یہ سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئیجاویں گی ایک مشن اسکول اُنکا استعمال کررہے ہیں پر ہمارا مطلب ہے کہ تمام اسکولوں میں اُن کا رواج ہونا چاہئے کیونکہ یہہ از حد مفید ہیں ٭

جو صاحب انکو چاہتے ہیں سو جلد اطلاع فرماویں۔ درخواست پر پادری ای۔ایم ویری صاحب ڈی۔ڈی۔ لودیانہ لکھنا کافی ہے۔ سال بھر کی قیمت پیشگی لیجائیگی۔ وی۔پی کے ذریعہ سے ٭

مفید کتابیں! مفید کتابیں!! مفید کتابیں!!!

مسیحیوں اور مسیحی کارندوں کیواسطے

۱- مسیح کی تعلیم قیمت اُردو ۴ر جلد کپڑا ۸ر-
رومن اُردو ۱۲ر +
۲- حالات جاپان- قیمت ۳ر- کپڑا ۸ر +
۳- شریف بیبیاں- قیمت ۲ر- کپڑا ۶ر +
۴- گنجینہ اسلام- قیمت رومن اُردو ۸ر +
۵- موازنہ مذاہب- قیمت رومن اُردو ۸ر +
۶- تیر ہند- قیمت باتصویر- عسم
۷- عزت بے مثال- قیمت ۳ر- ۵ر- ۸ر +
۸- دولت لازوال- قیمت ۳ر- ۵ر- ۸ر +
۹- سمیر دائے- قیمت ۶ر- ۱۰ر +
۱۰- آپ کس درجے میں سفر کرتے ہیں-
قیمت ۶ پائی +
۱۱- خاندانی فرائض- قیمت ۴ر- ۱۲ر +
۱۲- رسالہ اظہار الحق قیمت ۱ر +
اس میں چند نامی مسلمانوں کے فتوے جس میں ثابت ہی کہ اہلِ اسلام اور اہلِ عیسائی ایک ہی کوئے سے پانی بھر سکتے ہیں +

اہل ہنود کے لئے

۱- استیارتھ پرکاش درپن- قیمت ۸ر +
۲- اصلاح اخلاق- قیمت ۵ر +
۳- اصلاح تمدن- قیمت ۵ر +
۴- مسیحی مذہب کی صداقت جو مسیح کی زندگی سے ظاہر ہوتی ہی-
قیمت ۳ پائی +
۵- یسوع مسیح کون تھا- قیمت ۱ر +
۶- مسیح کی تعلیم- قیمت ۴ر- کپڑا ۸ر +
۷- رامپال سنگھ- قیمت ۲ر- ۴ر +
۸- آواہ گون یا ابدی زندگی-
قیمت ۲ر
۹- چندر لیلا-
قیمت ۲ر +
۱۰- تلاشِ حق-
قیمت ۲ر +
۱۱- رشیوں کا آبائی وطن-
قیمت ۲ر +
۱۲- سمیر دائے-
قیمت ۶ر +

پادری صاحبان نظر فرمائیے

آپ سوال کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو کونسی کتابیں دینا مناسب ہی؟

جواب

ہماری دانست میں ذیل کی کتابیں نہایت مفید ہونگی +
۱- اسلام میں مسیح- قیمت ۱½ر +
۲- خدائے اسلام- قیمت ۲ر +
۳- ینابیع القرآن- قیمت ۳ر +
۴- مسیح کی تعلیم- قیمت ۴ر- کپڑا ۸ر +
۵- الکفارہ- قیمت ۶ پائی +
۶- دینِ اسلام- قیمت ۱ر +
۷- روس صاحب کے رسالے ۲۰ عدد-
قیمت فی عدد ۳ پائی +
۸- ینابیع الاسلام- قیمت ۸ر +
۹- کشف القرآن- قیمت ۶ر +
۱۰- اثمار شیریں- قیمت ۵ر +
۱۱- فوز العظیم- قیمت ۲ر +

یہہ کتابیں منیجر کرسچن بک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی- پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں-



نور افشان

لودیانہ - جمعہ - ۴ مارچ ۱۹۱۰ء

فہرست مضامین

اخبار کی بہار

امریکہ کی دولت کا اندازہ اس امر سے بآسانی لگایا جا سکتا ہے کہ صرف نیویارک ہی کے بنکوں میں ۲۷۸۷۵۱۴ آدمیوں کی طرف سے ۹۴۹۴۲۲۹۲۴۴ روپیہ جمع ہے +

پیرس میں ایک شخص نے ۳۰۰۰۰۰ روپیہ اسی مطلب کے واسطے دان کیا ہے کہ پیرس میں ایک ایسا تھیٹر قایم کیا جاوے جس میں فحش اخلاق سے گرے ہوئے گیت نہ گائے جاویں۔ کیونکہ اس وقت فرانس میں کوئی بھی تھیٹر کی ایسی کمپنی نہیں ہے جس کے ہر ایک تماشے میں غایت درجہ کے فحش راگ نہ گائے جاتے ہوں +

مراکو میں ایک نہایت عجیب و غریب دستور ہے کہ شادی کے بعد دولہن کو ایک پنجرے میں بند کر کے تمام شہر کے گلی کوچوں میں پھراتے ہیں +

نیویارک میں ایک چور نے ایک عورت کی ۱۵۰۰۰ روپیہ کی قیمت کی موٹر گاڑی چُرالی نہ معلوم کس جیب میں ڈال کے گیا ہوگا +

فرانس میں ایک ہوائی جہاز تیار ہو رہا ہے جو ایک سیکنڈ میں ایک میل سفر طے کریگا تعجب!

ولایت میں ایک عورت کو ۱۱۲ روپیہ بطور ہرجانہ کے اس لئے دلوایا گیا کہ چوٹ سے عورت کے سر کے بال اکھڑ گئے تھے اور پھر اُس جگہ بال جمنے کی اُمید نہ تھی +

نیویارک (امریکہ) میں مسز ہیری نامے ایک عورت کے دو بڑے بنک ہیں جن کی وہ اکیلی مالک ہے۔ دنیا میں یہی ایک مشہور عورت ہے جو دو بڑے بنکوں کی واحد مالک ہے

گذشتہ سال ولایت کی گریٹ ایسٹرن ریلوے لائن پر جو اسباب مسافر لوگ سفر کرتے ہوئے بھول کر چھوڑ گئے اُس کی تفصیل یہ ہے۔ ۱۵۰۰ چھاتے تین سیونگ مشینیں دس گھڑیاں۔ ایک ہارمونیم۔ اور دس بائیسکل اور یہ سب مال سرکار ٹھہرا +

امریکہ و یورپ میں خوبصورت عورتوں کی نمائش کا رواج بڑھتا جاتا ہے اور سب سے خوبصورت عورتوں کو انعام دیئے جاتے ہیں۔ کیا یہ امر خلاف تہذیب نہیں ہے؟ +

پیرس میں بعض لوگ اپنے کتوں کی قبروں پر بڑا روپیہ لگاتے ہیں۔ اور بڑی دھوم دھام سے اُن کا دفن کرتے ہیں محض فضول خرچی ہے!

لاہور کے مقبرہ نورجہاں کی خستہ حالت کی مرمت کے لئے سر چھجو بر ادران نے ۵۰۰۰ روپیہ دیا۔

مقدمہ سیڈیشن پٹیالہ کے معافی نامہ کی بابت سرکار پٹیالہ کے حکام کا انتظام بہت بیصبری سے کر رہے ہیں۔

کلکتہ کے سنسکرت کالج کا بڑا پرنسپل پنڈت کرشن چندر جی بھٹا چاریہ ۱۰ برس کا ہو کر خاموش ہو گیا بمبئی کی رائل ایشیاٹک سوسائٹی نے ناسک کے مقتول مسٹر جیکسن کا یادگاری چندہ ۰۰۰۰ جمع کر لیا ہے۔

مشہور ہے کہ یونان و بلغاریہ متفق ہو کر ٹرکی پر حملہ کرینگے گورنمنٹ عثمانیہ فوجیں آراستہ کر رہی ہیں +

جاپان نے قرار دیا پورٹ آرتھر سب کے لئے کشادہ کرینگے۔ اس سے ملک منچوریا کی تجارتی نشو و نما دوبالا ہو جائے گی +

لدھیانہ نام جہاز سیلون کو آتا ہوا گم ہو گیا۔ اُس کی تلاش کے لئے مارشیس نامی جہاز بھیجا گیا ہے۔ جہاز لدھیانہ کے مسافران میں دس یورپین اور ستر (۷۰) ہندی سوار تھے۔ جہاز ایک بحری طوفان میں پھنس گیا تھا +

مبارک تہوار کرسمس کے ایک ہی ہفتہ میں لندن کے پوسٹ آفس میں ساڑھے گیارہ کروڑ خطوط بھیجے گئے +

انجمن فنون شرقیہ کلکتہ کے پریزیڈنٹ جسٹس وڈراف صاحب لارڈ کچنر کی جگہ سپرسی براون اُس کے آنریری سیکرٹری منتخب ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر مارس بہاری گھوش ایک صنعتی وظیفہ اسی انجمن کے متعلق قایم کرنے والے ہیں +

ہمعصر جام جمشید راوی ہے کہ پونہ کی انارکسٹی سازش کا رغنہ پولیس کے ہاتھ میں گرفتار ہے جس شخص نے مسٹر گوکھلے کے قتل کا بیڑا اُٹھایا ہے اُس کا حلیہ معلوم ہو گیا ہے اس کا بڑا بھائی کلکتہ چلا گیا ہے۔ جہاں مسٹر گوکھلے امپیریل کونسل کے اجلاس میں شریک ہیں +

احمد نگر میں ۱۴ سربرآوردہ معززین کی جو کمیٹی قایم ہوئی جو سیڈیشن کی بیخکنی میں سرکار کا ہاتھ بٹائے گی +

ایڈیٹوریل نوٹس

ہادی یا رہنما

ہادی ہونا کیا ہے

ہادی یا رہنما وہ شخص ہے جو دوسرے لوگوں کو راہ دکھلاوے۔ جب کہ لوگ خود ناواقف اور بے خبر ہوں وہ اپنی واقفیت اور علم سے منزل مقصود تک پہونچنے اور دوسروں کو وہاں پہونچانے کی قابلیت رکھے۔ جبکہ کوئی شخص کسی غیر ملک کا سفر کرنا چاہے تو اُس کو ہادی کی ضرورت ہے کہ جو اُس کو اُس ملک کا رستہ بتلاوے اور نہ صرف رستہ بتلاوے بلکہ اگر ہو سکے تو ہمراہ ہو کر وہاں پہونچا دیوے اور ملک کے تمام حالات سے اس اجنبی کو واقف کرے اور جبکہ راہ مشکل اور دشوار گذار ہو اور بیچ میں لق و دق جنگل اور بیابان اور ریگستان ہوں اُس حالت میں ہادی یا رہنما کی اشد ضرورت ہے۔

اس کی بابت اور بھی کئی مثالیں دیجا سکتی ہیں۔ جہاز بغیر کپتان کے جو سمندر کی راہ اور خطرات سے واقف ہو کنارے پر لگ نہیں سکتا۔ اور ناخدا بغیر خوردبین اور آلوں کے جو اُس کو راہ کی مشکلات معلوم کرنے میں امداد دیتے ہیں سلامتی سے منزل پر پہونچنے کے قابل نہیں ہو سکتا اسی طرح تمام صنعت اور حرفت کے کاموں میں بغیر استادوں سے کام نہیں چلتا۔ غرض تمام عالم کے ایسے بہت بلکہ تمام کاموں میں ہادی یا اُستاد کی ضرورت صاف نظر آتی ہے۔ اسی طرح سے روحانی عالم میں بھی ہادی کی ضرورت ہے جو آسمانی راہ دکھلا سکے اور اُس جگہ کے مسافروں کو سلامتی سے منزل مقصود پر پہونچنے کے لائق بناوے۔

روحانی عالم میں ہادی وہ ہے جو گم گشتگان راہ خدا کو راہ راست پر لاوے اور نہ صرف یہ بلکہ اُن کا ہمراز و پیشوا ہو کر اُن کو ان کے سفر میں امداد دے کر اور ہمراہ ہو کر آخر کار منزل مقصود یعنے ابدی آرام تک پہونچا دے۔ ہمارا ارادہ ہے کہ اس مضمون کے متعلق ناظرین نورافشاں کو بخوبی دکھلایا جاوے کہ ایسا ہادی کون ہے اور کس طرح سے وہ عاصی گنہگاروں کی ہدایت کرتا ہے۔ اور صرف وہی اکیلا ہادی ہے جس کے بغیر کوئی دوسرا نہیں اور نہ ہو سکتا ہے نورافشاں کے آئندہ نمبروں میں ہم ان باتوں کو بیان کرینگے۔

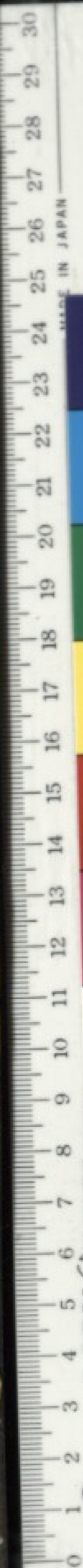
انڈیا سنڈے اسکول یونین کے سکرٹری کو بذریعہ تار ولایت سے افسوس کی خبر ملی ہے کہ مسٹر چارلس وارس لندن میں فوت ہو گئے ہیں۔ آئی۔ ایس۔ ایس۔ یو کی سینٹرل کمیٹی کی طرف سے ملک ہند کی جانب سے ہمدردی کی تار بھیجی گئی ہے اسکے متعلق وہ ذیل کی عبارت تحریر کرتے ہیں۔

"یاد رکھنا چاہئے کہ مسٹر چارلس وارس صاحب انٹرنیشنل بائبل ریڈنگ ایسوسی ایشن کے بانی مبانی تھے جنہوں نے اس نیک کام کو آغاز کیا اور اپنی زندگی میں اُس کے ممبروں کی تعداد کا شمار ایک لاکھ تک دیکھ لیا تھا۔ یہ تمام ممبران ۹۰ ملکوں میں ہیں اور روزمرہ کی تلاوت کے مضامین ۳۰ زبانوں میں چھپتے ہیں جن میں سے قریب ۱۲ ہندوستان میں شائع ہوتے ہیں سنہ ۱۸۹۰ء سے مسٹر وارس صاحب نے آئی۔ بی۔ آر۔ اے کے ذریعہ سے چندہ جمع کرنا شروع کیا اور آئی ایس ایس یو کے جنرل سیکرٹری کی پرورش اور اُس کے سفر خرچ کے لئے خاطر خواہ رقم جمع کرتے رہے اور سنڈے اسکول لٹریچر کے لئے ہندوستان کی مختلف زبانوں کے متعلق ۵۰۰ روپیہ سالانہ جمع کیا۔

مسٹر وارس کی زندگی کا نمونہ ایک قابل یاد اور مشہور نمونہ ہے۔ کہ ایک پروفیشنل اور بڑے کاروباری آدمی ہو کر اور اپنے تمام کاروبار کے کام کو پورا کرتے ہوئے اپنے قیمتی وقت میں سے روزمرہ آنریری خدمت کے اس دینی کام کے لئے مستعد تھے اور نہایت شوق سے اُس کو انجام دیتے تھے"۔

صاحب موصوف کی موت کی خبر سنکر ہم کو بھی بڑا افسوس ہوا ہے۔ کہ وہ باوجود ایک بڑے تجارتی پیشہ ہونے کے خداوند کے کام میں بڑے سرگرم تھے۔ وہ ایسے صاحبان کے لئے جو دنیاوی کاموں میں مشغول ہیں پر دینی کاموں میں کچھ حصہ نہیں لیتے عمدہ نمونہ ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ خدا اُن کے پس ماندگان کو صبر و تسلی عنایت کرے۔

معزز ہمعصر سول اینڈ ملٹری گزٹ مطبوعہ ۲۰ فروری سنہ ۱۹۱۰ء میں ایک نوٹ لکھتا ہے جس کا عنوان اُس نے "نمک حلال پریس کی ضرورت" رکھا ہے ذیل کی عبارت لکھی ہے کہ "اگر گورنمنٹ ذرا آگے قدم بڑھاوے اور اپنے فائدے کے لئے پریس کا استعمال کرے یہ بہت بہتر ہو۔ اُس کی نسبت "ریویو" لکھتا ہے کہ اس ملک کے لوگ جلد متاثر ہو نیوالے ہیں اور اگر کوئی اُن کی توجہ کو کھینچے تو سُننے کو جلد تیار ہیں۔ بہت سالوں سے بعض اخبارات گورنمنٹ کے برخلاف مضامین لکھکر لوگوں کے دلوں میں بے چینی اور جوش پیدا کر رہے تھے۔ اب ایسی حالت میں کیوں نہ اس کے مقابلے میں ان بیشمار فوائد کا ذکر کیا جاوے جو ملک ہند کو انگریزی راج کی بدولت حاصل ہوئے ہیں ہم کو یقین ہے کہ بہت سے اعلیٰ تعلیم یافتہ ہندو لوگ موجود ہیں جو اپنی زبردست قلم سے اس تصویر کا روشن پہلو بخوبی دکھلا سکتے ہیں"۔ تجویز مندرجہ بالا عمدہ ہے کیونکہ اس کا اثر بُرے اثر کو مٹائیگا جو مفویانہ مضامین سے لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو جاتا ہے۔ اب تو نئے قانون سے ایسے اخبارات کا بخوبی قلع قمع ہی ہو جاویگا اور وہ اس کاروائی کے کرنے کے لائق ہی نہ رہینگے۔ مگر تاہم اگر ایسا نمک حلال پریس جاری ہو تو اس سے کسی قسم کے نقصان کی توقع نہیں بلکہ فائدہ ہی متصور ہو سکتا ہے۔



لاہور کے لارڈ بشپ نے لاہور کی ٹمپرنس کانفرنس کے موقعہ پر بہت عمدہ رزولیوشنس پیش کئے۔ تاکہ ملک میں زیادہ تر پرہیزگاری کا رواج جڑ پکڑے اور شراب خوری کی بیخ کنی ہو۔ اس میں ذرہ بھی شک نہیں کہ تمام دنیا کی اقوام کے لئے پرہیزگاری کی اشد ضرورت ہے اور اس سے غفلت کرنے سے ہر ایک قوم کی حالت ابتر ہو جا سکتی ہے پر ہمارے ہمعصر آریہ گزٹ نے اس موقعے کو ہماری عشائے ربانی کی رسم پر اعتراض اُٹھا کر عیسائیوں سے جواب طلب کیا ہے۔ ہم کو افسوس ہے کہ ہمعصر نے لفظ شراب اور واین سے دھوکا کھایا ہمعصر کو واضح ہو کہ عیسائی لوگ عشائے ربانی کے وقت شراب خوری یا واین نوشی نہیں کرتے۔ بلکہ یہ رسم خداوند یسوع مسیح کی یادگاری کی ریت ہے۔ جس کے ادا کرتے وقت آپس کی یگانگت اور باہمی اتفاق کی علامت کے لئے ایک جگہ فراہم ہو کر یسی انگور کا رس استعمال کرتے ہیں۔ جو نہ شراب ہے۔ اور نہ فعل نشے کے لئے کیا جاتا ہے۔ بلکہ صرف بہت تھوڑا تھوڑا ایک یا آدھ گھونٹ استعمال کیا جاتا ہے۔ اور ایسا ہی ایک ٹکڑا روٹی کا بھی استعمال ہوتا ہے جو بطور یادگار کے مسیح کی موت اور اُس کے خون بہانے کی یادگار ٹھہرائی گئی ہے۔ اس سے کوئی بد پرہیزی یا شراب نوشی نہیں نکلتی کہ جس پر ہمعصر اعتراض کرینگے یہ صرف اُن کی لاعلمی پر دال ہے محض ناواقفی کی وجہ سے فضول اعتراض کر دینا دانائی کا کام نہیں ہے کہاں شراب خوری اور کہاں عشائے ربانی ہمعصر نے جو کچھ لکھا ہے مضحکہ اُڑانے کیلئے لکھا ہے۔ پھر ہمعصر نے لکھا ہے کہ واین و شراب کی جگہ پانی کا یا چاء کا استعمال کیا کریں۔ اگر ہم ہمعصر سے کہیں کہ کیا فائدہ ہے کہ سون کیوقت ایسی مہنگی قیمت کا گھی خرچ کیا جاتا ہے۔ اُس کی جگہ تیل سے کام چلا لیا کرو تو بہتر ہے۔ تو کیا ہمعصر اس کو مشفقانہ سمجھیگا۔ ہم نہیں جانتے کہ ایسی باتوں سے حاصل کیا ہوتا ہے *

دینی سوال وجواب

ایڈیٹر

ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ:۔ مومن خدا کی راہ میں لڑتے ہیں اور کافر بتوں کی راہ اور ان کی جماعت میں لڑتے ہیں۔

اقول:۔ خدا کی راہ میں لڑنے کا ثبوت تو مسلمانوں کے ذمہ ہے جس کا ثبوت عیسائی اُن سے طلب کرتے ہیں۔ پر قریش نے کب اور کس وقت کہا کہ وہ بتوں کی راہ میں لڑتے تھے؟ وہ تو برابر اپنا بچاؤ کرنے کے لئے لڑتے تھے۔ قریشوں کو کافر کہکر قتل کروالنا اور اُن سے خدا کے حکم سے جنگ کرنا اور لوٹنا اور یہ سب کچھ محض مذہب کے واسطے کرنا حالانکہ مذہب کے معاملہ میں بطور اعتقاد مسلمانوں کے دین میں جبر نہ کرنیکا حکم بھی مل چکا تھا یہ حل طلب سوالات ہیں۔

قولہ:۔ مسلمان نہ لوٹ مار کے لئے بلکہ خدا کے حکم سے اس کی راہ میں جنگ کرتے تھے۔

اقول۔ اگر صرف خدا کے حکم سے لڑتے تھے نہ کہ لوٹ مار کے لئے تو پھر لوٹ مار کی کیا وجہ تھی اور کیا سب لوٹ مار جو مسلمانوں نے کی اپنی مرضی سے کی جس کے بیان سے تواریخ محمدی کے صفحوں کے صفحے بھرے پڑے نظر آتے ہیں؟

قولہ۔ کفار تو اسلام کو نابود کرنے کے لئے جنگ کرتے تھے اور مسلمان اسلام کو کفار کے ہاتھ سے بچانے کے لئے لڑتے تھے۔

اقول۔ یہی تو دین میں زبردستی کا معاملہ ہے معاملہ مذہبی اب خود اقبال کرتے ہوے ایڈیٹر صاحب اقراری ہیں۔ پر ہمارے کسی امر کے صاف بیان کرنے کو وہ کسی طرح پر گوارہ نہیں کرتے۔ ہم تو اشاعت اسلام کے مضمون پر شروع سے کہتے آئے ہیں کہ اسلام نے زور جبر و تلوار کے ذریعے سے اسلام کو قائم رکھا اور چلایا چنانچہ اس کا ثبوت خود ایڈیٹر صاحب دے رہے ہیں پر افسوس کہ پھر صاف انکار ہو جاتا ہے اور پہلو بدلتا ہے! اور راست گوئی پر پردہ ڈالنے کی کوشش ہوتی ہے!!

قولہ:۔ اگر فرض بھی کر لیا جاوے کہ عیسائیوں کا اعتراض ٹھیک ہے اور مسلمانوں کی غرض مدینہ سے نکلنے میں اور کوئی نہیں تھی سوائے اس کے کہ وہ قافلہ کو لوٹیں پھر بھی اس سے مسلمانوں پر کوئی الزام نہیں آسکتا۔

اقول:۔ ہم تو مانتے ہیں کہ لوٹ مار کا تو حکم آچکا تھا جس کی نسبت قرآن کی تعلیم نبوت میں پیش کی جاتی ہے تو پھر الزام کی تو وجہ اس نے بالکل اٹھا دی جو فعل حکم سے کیا جاوے پھر کرنے والے کا کیا قصور؟ پھر ہم تو ایسے حکموں پر اعتراض کرتے ہیں اور اُن کو الٰہی حکم نہیں مانتے

قولہ:۔ اس امر سے تو عیسائی انکار نہیں کر سکتے کہ قریش مسلمانوں کے دشمن تھے جو قومیں اُن کی تجارت کے رستہ پر تھی تھیں اُن سے اُنکے دوستانہ تعلقات تھے علاوہ اسکے کعبہ کے پروہت ہونیکی وجہ سے اُن کو کل اقوام عرب میں ایک رسوخ حاصل تھا اسلئے قریش کے قافلے رستے کے قبایل کو مسلمانوں کے برخلاف اکساتے۔ نام کو تو وہ تجارت کے لئے جاتے مگر تجارت کے بہانے سے وہ ملک عرب میں آگ لگاتے ان قافلوں کی آمد و رفت مسلمانوں کے لئے ایک خطرے کا موجب تھی اور مسلمانوں کے لئے ضرور تھا کہ اس خطرے سے وہ اپنا بچاؤ کرتے

اقول:۔ دشمنی کیوجہ تو صرف اسلامیہ فرقہ نے نکالی تھی اگر یہ فرقہ سر نہ اٹھاتا تو کوئی وجہ نہ تھی اور اگر مسلمانوں پر اپنا بچاؤ کرنا فرض تھا تو کیا قریش اس سے لاپرواہ رہتے کہ جن کا پہلا حق تھا اگر دونوں طرف حق برابر تھا تو اب قریش کو زیادہ ملزم کیوں ٹھہرایا جاتا ہے۔ جبکہ مسلمانوں کا نیا فرقہ بیٹھے بٹھائے قریشوں کی شامت لانیکے بر سر فساد ہوا تھا تو اُن کو بھی اپنا



اقتباس

ایک گھڑی جس نے آدھی رات کو بجائے ۱۲ کے ۱۳ بجائے

ایک صاحب یوں ذکر کرتے ہیں کہ عرصہ چند سال کا ہوا کہ وہ ملک کنعان میں ناصرت سے تبریس کو جا رہے تھے۔ سڑک کچھ خراب سی تھی چلنا ذرا مشکل تھا۔ آہستہ آہستہ چلتے چلتے ایک پادری صاحب نے جو ہمارے ہمراہ تھا ذیل کا عجیب قصہ سنایا جس سے واضح ہوتا ہے کہ ایک بیگناہ آدمی خدا کی عجیب حکمت سے موت سے بچایا گیا۔

عرصہ چند سال کا ہوا کہ قصبہ پلی موتھ میں اتفاق سے دو آدمی آدھی رات کو اس قصبے کی بڑی گھڑی کے پاس جا پہونچے۔ جس نے اس وقت گھنٹہ بجایا اور ۱۲ کے بجائے ۱۳ بجائے اور دونوں شخصوں نے اُسے سُنا۔

ان میں سے ایک صاحب کا نام کپتان جروس تھا۔ اور ایسا اتفاق ہوا کہ یہ کپتان صاحب ایک روز صبح فجر کو نیند سے جاگ پڑے وہ اپنے پلنگ سے اٹھے اور کپڑے پہن کر تیار ہو گئے اور جب دروازہ کھول کر باہر گئے تو کیا دیکھا کہ اُن کا سائیس سارو سامان کیساتھ تیار گھوڑا لئے کھڑا ہے تاکہ کپتان صاحب اس پر سوار ہو جاویں۔ اور سائیس کہنے لگا کہ مجھ کو یہ بات معلوم ہو رہی تھی کہ آپ کو اسوقت گھوڑے کی ضرورت ہو سو میں پلنگ میں پڑا نہ رہ سکا اور تیار ہو کر حاضر ہوں۔ پہلے تو کپتان صاحب سنکر حیران ہوئے پر وہ فوراً گھوڑے پر سوار ہو گئے۔ اور چل پڑے۔ لیکن وہ گھوڑے کو خود چلاتے نہ تھے پر وہ خود چلا جاتا تھا۔ وہ گھوڑا دریا کی طرف چلا گیا اور ٹھیک وہاں پہونچا جہاں کہ ایک کشتی تیار تھی۔ کپتان صاحب حیران ہوئے جب انہوں نے اس طرح سے ایسے وقت میں ایک کشتی کو تیار پایا۔ غرض وہ اس پر سوار ہو کر پار گیا اور کپتان صاحب نے گھوڑے کو پھر اس کی مرضی پر چلنے دیا اور چلتے چلتے وہ ایک بڑے شہر کے پاس پہونچ گئے کپتان صاحب نے رستہ چلنے والوں سے پوچھا کہ شہر میں کیا حال ہے کوئی عجیب واقعہ تو نہیں ہوا ہے ایک باعزت شخص نے کہا کہ نہیں صاحب صرف ایک خون کے مقدمہ کی تحقیقات ہو رہی ہے تو کپتان صاحب اس جگہ پہونچے جہاں کہ یہ مقدمہ ہو رہا تھا۔ وہ اپنے گھوڑے پر سے اترے اور کچہری میں چلے گئے جب وہ وہاں پہونچے تو انہوں نے جج صاحب کو کہتے سُنا جو وہ ایک قیدی سے کہہ رہے تھے کہ کیا تم نے کچھ اور کہنا ہے۔ قیدی نے کہا جناب میں اپنی بریت کے لئے صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں بے گناہ ہوں اور تمام دنیا میں میرا صرف ایک گواہ ہے جو مجھے بے قصور ثابت ہے لیکن میں اس کا نام نہیں جانتا اور یہ بھی نہیں جانتا کہ وہ کہاں رہتا ہے چنانچہ ہفتے ہوئے کہ وہ اور میں پلی موتھ میں ایک گھڑی کے پاس آدھی رات کو کھڑے تھے اور جبکہ وہاں کی گھڑی نے بجائے ۱۲ بجانے کے ۱۳ بجائے تھے۔ اور ہم نے آپس میں اس پر گفتگو کی تھی۔ اگر وہ یہاں ہوتا تو مجھ کو بے گناہ ثابت کر دیتا۔ کپتان صاحب نے فوراً زور سے کہا کہ ہاں میں حاضر ہوں میں وہ آدمی ہوں جو آدھی رات کو پلی موتھ کی گھڑی کے پاس تمہارے ساتھ کھڑا تھا۔ جس نے ۱۲ کے بجائے ۱۳ بجائے تھے۔ اور کپتان صاحب نے زور سے قیدی کی باتوں کی تصدیق کی۔ اور کہا کہ جس رات کا خون اس کے ذمہ لگایا جاتا ہے وہ اس وقت میرے ساتھ پلی موتھ میں تھا۔ اور اپنی گفتگو کا ذکر کیا کہ گھڑی نے بجائے ۱۲ کے کس طرح ۱۳ بجائے۔ اس پر وہ خونی سمجھا گیا آدمی بے گناہ ثابت ہوا اور فوراً رہا کیا گیا۔ کون ہے جو اس تمام قصہ میں خدا کے عجیب ہاتھ کو کام کرتے ہوئے نہیں دیکھتا؟ سب سے اول دیکھو کہ کس طور سے ایسا موقعہ ہوا کہ وہ دونوں اشخاص رات کو ایک جگہ جمع ہوں۔ اور وہ گھڑی بجائے ۱۲ کے ۱۳ بجائے۔ کس نے کپتان صاحب کو رات کو اٹھایا؟ کون ان کو گھر سے باہر لایا؟ کس نے سائیس کو صبح جگایا جو گھوڑا تیار کر کے کپتان صاحب کے لئے لایا؟ کس نے گھوڑے کو رستہ دکھلایا؟ کس نے کشتی والے کو تیار کیا کہ ان کو دریا کے پار کرے؟ کون کپتان صاحب کو کچہری تک لایا جہاں وہ مجرم پکڑا ہوا تھا۔ یہ تمام باتیں راز معلوم ہوئی ہیں۔ پر یہ تمام کام قادر مطلق رحیم اور مہربان خدا کے ہیں جس نے اپنے طاقتور ہاتھ سے بے قصور قیدی کو موت سے رہائی بخشی۔ (بمبئی گارڈین)



مراسلات

ارکان ستہ

وہ جسے علم القرآن ہو اسباب کو خوب جانتا ہے کہ جب سے عرب کو بنی آدم نے آباد کیا تب سے حضرت نبی کے ایام تک عرب میں نہ کوئی کبھی رسول مبعوث ہوا اور نہ ان کو کبھی کوئی الٰہی کتاب ملی اور نہ اہل عرب کو الہام و مکاشفے سے آگاہی ہوئی اور نہ انہیں حسنہ کی یعنے اللہ کی رویتیں نصیب ہوئیں۔ لیکن آیات بالا میں دکھایا گیا ہے کہ اللہ تعالےٰ رب العالمین موسےٰ پر ظاہر ہوا اور اس سے ہمکلام ہوا اور موسےٰ نے اس کا جلال دیکھا اور اس کے دیدار کی تمنا ظاہر کی وغیرہ۔ اور یہ بات بھی پوشیدہ نہیں کہ نہ موسیٰ اور نہ بنی اسرائیل عربی اللہ سے واقف تھے اور نہ انہوں نے عربی اللہ کا کبھی مشاہدہ کیا تھا پر مصنف قرآن بنی اسرائیل کے یہواہ کو اللہ قرار دیکر موسیٰ سے ملاتا ہے۔ اور اس سے موسیٰ کی باتیں کراتا ہے پس اس بیان سے اور کوئی نتیجہ نہیں نکلتا ہے۔ مگر یہ کہ مصنف قرآن اسم اللہ میں یہواہ الوہیم کو ظاہر فرماتا ہے۔ ورنہ غور کرو کہ تصور اول و دوم کے اللہ کو کوہ طور کی وادی میں اور کوہ طور پر موسےٰ سے ملانا کیسا خلاف حقیقت بیان ہے؟

پھر سورہ عنکبوت کی آیات بالا میں نہایت صفائی اور وضاحت سے یہ امر روشن کر دیا گیا کہ اہل الکتاب اور اہل القرآن واحد خدا کے پرستار ہیں نہ جدا جدا خداونکے وجہ اور ثبوت ان معانی کا یہ ہے کہ آیت مذکورہ میں اہل القرآن کو حکم کیا گیا ہے کہ اہل الکتاب سے طریق احسن سے مجادلہ کریں اور انہیں امر کیا گیا ہے کہ وہ نہ صرف قرآن عربی کے احکام پر ایمان لاکر اسکی حکمبرداری کریں بلکہ اہل الکتاب پر جو کچھ نازل ہوا ہے اس پر ایمان لاکر عمل بھی کریں۔ باقی آئندہ

ویدک شائستگی

(نیوگ زدہ اولاد کی یہ تقسیم بہت صاف معلوم نہیں ہوتی سو سوامی جی کا پورا خیال اس امر میں کیا ہے۔ دریافت کرنا ضرور ہے۔ سوامی جی نے پہلے بتایا کہ دوسرا حمل ٹھہر جانے کے بعد تعلق قطع ہو جاتا ہے۔ سو ایک عورت کے ایک مرد سے محض دو بچے پیدا ہو سکتے ہیں۔ دس بچوں کی پیدائش کے لئے اس کو پانچ مردوں سے نیوگ کرنا پڑیگا۔ گر دو بچے آپ لیلے اور دو دو کرکے چار مردوں کو آٹھ بچے دیدے تو ایک مرد خالی رہ جاتا ہے۔ اسی طرح مرد بھی گر دو بچے آپ لیلے اور چار عورتوں کو دو دو کرکے آٹھ بچے دیدے تو ایک عورت خالی رہ جاتی ہے)

۸۔ یہ اسی بیاہی عورت کے لڑکے اسی بیاہے خاوند کے وارث ہوتے ہیں۔ مگر نی یکتا عورت (جس نے نیوگ کیا ہو) کے لڑکے دیرج داتا کے نہ بیٹے کہلاتے ہیں۔ نہ اس کا گوتر ہوتا ہے۔ نہ اس کا اختیار ان لڑکوں پر رہتا ہے۔ بلکہ وے متوفی خاوند کے بیٹے کہلاتے ہیں۔ اس کا گوتر رہتا ہے۔ اور اسی کی جائداد کے وارث ہو کر اسی گھر میں رہتے ہیں"۔

(سوامی جی نے یہ بیان پہلے لکھا بعد کو اولاد تقسیم کرنے کا ذکر کیا۔ اگر نیوگ زدہ لڑکے اپنی ماں کے متوفی خاوند کے وارث ہوتے اسی کا گوتر رکھتے۔ اسی کے گھر میں رہتے اور دیرج داتا باپ کے بیٹے نہیں کہلاتے تو وہ وہ اولاد کس طرح ہر ایک دیرج داتا باپ کو ملسکتے ہیں۔ اس امر میں نیوگ کا مسئلہ سمجھ میں نہیں آتا ہے)

۹۔ سوامی جی رگوید ۱۰۔۸۵۔۴۵ پیش کرکے فرماتے ہیں کہ جیسے اس منتر سے گیارھویں مرد تک عورت نیوگ کرسکتی ہے۔ ویسے مرد بھی گیارھویں عورت تک نیوگ کرسکتا ہے۔

باقی آئندہ

پانچواں وید

رشی۔ یہ لفظ سنسکرت لفظ رشن بمعنے جانا یا پہونچنا سے مشتق ہے۔ ہندوؤں کے درمیان رشی اُس نہایت ہی مقدس اور عالم اور تپی شخص کو کہتے ہیں جو اپنے علم اور خاصکر تپسیا کے زور سے درجہ کمال کو پہونچا ہو۔ اور مہرشی اس کو کہتے تھے۔ جو اس معلی درجے سے بھی بڑھ گیا ہو۔ اور اُس کو منی بھی کہتے تھے۔ جیسے ویاس جی کو مہرشی منی ویاس کہتے ہیں۔ شتپتھ برہمن ۶: ۱: ۱: ۱ میں رشی کی تعریف یوں لکھی ہے "رشی کہتے ہیں آدمیں اُست تھا۔ وہ رشی کون ہیں؟ رشی پران ہیں چونکہ اس تمام عالم سے پہلے وہ اس (عالم) کی خواہش کرتے ہوئے محنت اور تپسیا سے نحیف (ذارشین) ہوگئے۔ اس لئے وہ رشی کہلاتے ہیں"۔ (میورس سنسکرت ٹیکسٹس جلد ۳ صفحہ ۲۱۰) یعنی چونکہ وہ ریاضت اور تپسیا کے ذریعے اپنی خواہش کو پہونچ گئے اور اُن کے اجسام اس عمل سے کمزور ہو گئے۔ اس لئے وہ رشی کہلائے۔ ان معنوں میں ہندوؤں کے درمیان آجکل رشی نہیں ہوتے۔ مگر قدیم زمانہ میں بلکہ ویدک زمانہ سے پیشتر ہندوستان میں بکثرت ہوتے تھے۔ کیونکہ ویدوں میں ان کے بہت سے منتر یا گیت پائے جاتے ہیں حتیٰ کہ وید انہیں رشیوں مہرشیوں منیوں کے گیتوں یا منتروں کا مجموعہ ہے۔

رشیوں کی صفات کے بارے میں مہابھارت (دان پرب ادھیائے ۱۴۲ شلوک ۳۰ سے ۳۹) میں یوں لکھا ہے کہ رشی کو جو موکش حاصل کرنا چاہتا ہے جس کا حاصل کرنا بہت ہی مشکل ہے۔ چاہئے کہ ہمیشہ تپ کرتا رہے۔ برداشت کرنے والا ہو۔ اپنے آپ پر قابض ہو۔ اور اس نیچے شوک کو ترک کرے جو اس کو اس زمین کی چیزوں سے باندھ دیتا ہے۔ جو صفات ہمیں نظر آتی ہیں وہ اُس میں نرگن ہو جاتی ہیں۔ (باقی آئندہ)

پادری ٹھاکرداس آنجہانی

صاحب تاج گئے مفلس و محتاج گئے
ہم بھی جانے کو ہیں گر کل نہیں آج گئے

پادری جارج لارنس ٹھاکرداس جن کے انتقال پرملال کی خبر وحشت خیز اخبار ہذا کے ناظرین پہلے سن چکے ہیں ۱۸۵۳ء میں لکھنؤ کے ایک معزز برہمن کے گھرانے میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ کے والد شمالی انفینٹری نمبر ۳۰ میں صوبہ دار تھے۔ وہ غدر ۱۸۵۷ء کے محاصرہ لکھنؤ میں کام آئے۔ اپنے اہل و عیال کے واسطے روپیہ پیسہ بہت چھوڑ گئے تھے۔ مگر اس طوفان بدتمیزی کے زمانہ کے بدمعاشوں نے اُس پر ہاتھ صاف کیا جس سے اُن کے بچے اور بیوی نان شبینہ کو محتاج ہو گئے۔ ۱۸۶۰ء میں ایک خوفناک قحط نمودار ہوا بیوہ ماں نے اپنے دونوں لڑکوں کو اپنے ساتھ لیکر لکھنؤ کو ہمیشہ کے لئے خدا حافظ کہا اور پنجاب کا رُخ کیا۔ اثنائے مسافت میں طرح طرح کے مصائب جھیلتے اور دکھ بھرتے سیالکوٹ میں پہنچی۔ لکھنؤ سے سیالکوٹ سات سو میل کے فاصلہ پر ہے اور یہ سفر پیادہ پاٹے کرنا پڑا تھا کیونکہ اس زمانہ میں ریل کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ یہاں پادریوں کی طرف سے غریب اور محتاج لوگوں کی دیکھ بھال اور پرورش کا خاطر خواہ انتظام تھا۔ اُس نے اپنے دونوں لڑکوں سمیت خود کو ان کے حوالہ کر دیا۔ پادری آر۔ اے۔ ہل نے تھوڑے عرصہ کے بعد سمجھا بجھا کر لڑکوں کو یتیم خانہ میں داخل کر دیا چھوٹے کا نام جارج لارنس رکھا گیا اور بڑے کا نام والٹس تجویز ہوا۔ اور ان کی تعلیم و تربیت شروع ہوئی۔ اور اُن کی ماں کے سپرد یتیم لڑکیوں کا رکھ رکھاؤ ہوا۔

جب ۱۸۶۳ء میں ہل صاحب رخصت لے کر امریکہ چلے گئے تو یہ دو نو بھائی معہ چند اور لڑکوں کے یتیم خانہ میں داخل ہوئے جس کے انچارج بار صاحب تھے۔ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد یہ یتیم خانہ گوجرانوالہ میں اُٹھ گیا۔ اور وہاں لڑکوں کی تربیت ہونے لگی مضمون ہذا کے ممدوح جارج لارنس کو پڑھنے کا کمال درجہ کا شوق تھا۔ اس واسطے اپنا سارا وقت کھیل کود کی بجائے مطالعہ میں لگا دیا۔ مثل مشہور ہے "ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات" جارج لارنس نے اپنی طبیعت کا میلان۔ اور اشتیاق کتب بینی سے ظاہر کر دیا تھا کہ وہ اپنی زندگی کے دوران میں کیا کرینگے۔ اور وہ یہ کہ وہ خدا کے ہاں سے استعداد کا توشہ کس قسم کا اپنے ساتھ لے کر آئے تھے جزئیت کے مرحلوں میں اس قدر کار آمد ثابت ہوتا ہے۔ جو لوگ آنکھیں کھولکر چلتے ہیں اور اپنے سینوں کے اندر ذکی الحس دل اور کھوپڑی کے اندر متفکر دماغ رکھتے ہیں اور فطرت انسانی کے جملہ مظاہر کی جو بچپن اور لڑکپن ہی میں زیادہ ظہور میں آتے ہیں معقول تعبیر کرتے ہیں۔ اور ان کی ماہیت اور علت پر نظر بلیغ ڈال سکتے ہیں۔ وہ لارنس کے لڑکپن کو دیکھکر بے کھٹکے اُن کے آئندہ کے کارناموں کی پیشینگوئی کر سکتے تھے۔ لڑکپن میں لڑکا جو باتیں کرتا اور کہتا ہے ہم اُن کی بنا پر اُس کے مستقبل کی بابت عمدہ رائے قائم کر سکتے ہیں کہ وہ شباب میں کیا کریگا۔ ایک انگریزی مثل کیا ٹھیک ہے

Childhood shows the man as morning shows the day.

یعنے لڑکپن بتا دیتا ہے کہ کس قسم کا وہ شخص ہوگا جس طرح سے صبح دن کو بتاتی ہے کہ کیسا ہوگا۔ خدا نے ہر ایک شخص کو ایک ہی خوبی عطا کی ہے جس کی وجہ سے وہ دوسروں سے ممتاز سمجھا جاتا ہے۔ کیا معنے کہ وہ خوبی ممکن ہے۔ دوسروں کے حصہ میں بھی آتی ہو لیکن مقدار اور وسعت میں اتنی نہیں جتنی ایک خاص آدمی کو فطرتاً حاصل ہے شاعری کا مادہ تو ہزاروں کی طبیعتوں میں موجود ہے مگر سب کا سب تاشکسپیر اور ملٹن نہیں بنتے۔ بال کی کھال اتارنے اور سلسلہ اسباب و نتائج کی سب کڑیوں کا کھوج لگانے کی طاقت ہزاروں میں ہے مگر سب کپل۔ افلاطون۔ ڈارون اور ہربرٹ سپنسر نہیں ہیں۔ بس ظاہر ہے کہ اخلاقی اور روحانی عقلی اور جسمانی قوا اور اوصاف بعض اشخاص کو اوروں سے تعداد و مقدار۔ وسعت میں زیادہ حاصل ہیں جو بچپن ہی سے ظاہر ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور بار یک بین انہیں دیکھکر اس بچے کی بابت صحت کیساتھ کہہ سکتا ہے کہ وہ اپنی مابعد کی زندگی میں کیا کر دکھائیگا۔ بعض وقت ایسے واقعات بھی پیش آتے ہیں جو بچوں اور لڑکوں کی طبیعت پر مستقل اثر ڈالکر انہیں ایک خاص کام اور ایک مقصود کے حصول کے واسطے ابتدا عمر سے آمادہ کر دیتے ہیں پادری ٹھاکرداس صاحب نے اسی ابتدائی زمانہ میں اپنی مذہبی اہمیت اور جوش کا ثبوت دیا۔ اور یہ شان بلا

تھا کہ میں تمام عمر مسیحی مذہب کی تلقین اور تبلیغ میں صرف کرونگا اور اس کے مخالفین کو دندان شکن جواب دونگا کہ اُن کی زبان بند کی جائے گی۔ یہ اس واقعہ سے ظاہر ہے۔ جارج لارنس ایک دفعہ چند مسیحی مناووں کے ساتھ میلہ میں گئے۔ ایک مناد منادی کر رہا تھا جیسا ایسے موقعہ پر عموماً دیکھا جاتا ہے کہ ایک متعصب مسلمان بات کاٹ کر کہنے لگا "تمہارا خدا بیوقوف اور ریچھ ہے جیسے میں تمہاری کتاب سے ثابت کر سکتا ہوں"۔ مناد سے کوئی جواب نہ بن آیا اسلئے اپنا سا منہ لے کر رہگیا۔ لارنس کو یہ امر سخت ناگوار گذرا۔ دل میں بہت خفیف ہوئے کہنے لگے "اگر یہ مناد اچھا پڑھا لکھا آدمی ہوتا تو اسے اپنے مخالف کے سامنے گونگا بنکر کھڑا نہ ہونا پڑتا"۔ چنانچہ جارج نے وہیں یہ قصد کر لیا۔ کہ پہلے میں خوب علم حاصل کرونگا۔ پھر خداوند کے کلام کا پرچار کرونگا۔ جب مخالف سامنے آئیں گے تو اُن کا اچھی طرح مقابلہ کرونگا۔ اس ارادہ کو آپ نے کہاں تک نبھایا۔ آپ کے آشنا اور دوست خوب جانتے ہیں۔ اس واقعہ نے لارنس کو اپنی زندگی کا ایک خاص مقصد قرار دینے اور اس کے حاصل کرنے کی تحریک اور ترغیب دی تھی۔

گوجرانوالہ میں روپے کی قلت سے یتیم خانہ کی عمارت بنانے میں بڑی دشواری پیش آئی تھی۔ چند سال تک معمولی مکانوں میں گذارہ کرنا پڑا۔ ۱۸۶۶ء میں ایک عمارت بنائی گئی۔ گرجا۔ اسکول۔ مشن ہوس اور یتیم خانہ اسی کے اندر رہا۔ اسی سال مسیحی لڑکوں کی تعلیم کا سوال پیدا ہوا۔ کافی روپیہ نہ ہونے کے باعث علیحدہ اسکول قائم کرنا محال تھا۔ اسواسطے وہ یتیم لڑکوں کے ساتھ پڑھنے لگے دوسرے سال مشن کی طرف سے ایک اسکول غیر مسیحی لڑکوں کے واسطے کھولا گیا۔ سب مسیحی طلبا اس میں داخل کر دیئے گئے۔ ان میں جارج لارنس بھی تھے۔ جو اپنا کچھ وقت لڑکے پڑھانے اور باقی اپنے مطالعہ میں صرف کرتے تھے اسطرح پڑھتے پڑھتے دسمبر ۱۸۷۰ء میں آپ نے کلکتہ یونیورسٹی کا امتحان انٹرنس پاس کیا۔ بعد ازاں مسٹر اور مسز بارنس کی زیر نگرانی ریاضی منطق اور مارل فلاسفی (فلسفہ نفسی و اخلاقی) اور انگریزی زبان کی کتابوں کا مطالعہ کرنے لگے جس کی علت غائی ایف۔ اے کا امتحان پاس کرنا تھا۔ لیکن اُس زمانہ میں گوجرانوالہ میں مشنری بہت تھوڑے تھے اور وہ طرح طرح کے کاموں میں مصروف رہتے تھے اتنی فرصت نہ تھی کہ آپ کو پڑھاتے۔ اس واسطے آپ سے پوچھا گیا "تم لاہور میں جاکر آگے پڑھنا چاہتے ہو یا خداوند کی خدمت کے واسطے ابھی سے تیاری کرنے کے خواہاں ہو؟" آپ نے آخری بات پسند کی۔ چنانچہ پریسبٹری کے حسب ایما آپ پادری جے پی میکی کے زیر نگرانی تھیالوجی (الٰہیات) تاریخ کلیسیا یونانی اور عبرانی زبانوں کا مطالعہ شروع کر دیا۔ اس کے علاوہ مشن اسکول میں پڑھاتے تھے اور دیہات یا بازار میں منادی بھی کرتے تھے۔

اسی زمانہ میں آپ کی شادی یتیم خانہ کی ایک لڑکی سے ہو گئی۔ مگر وہ ایک سال بعد مر گئی۔ دسمبر ۱۸۷۵ء میں آپ کو پریسبٹری کی طرف سے منادی کا لیسنس عطا ہوا اور پورے دو سال بعد پادری مقرر ہوئے۔ ۱۸۷۷ء ۱۸۸۰ء کے موسم گرما میں سیالکوٹ کی سمنری میں تاریخ کلیسیا کے پروفیسر بھی رہے۔ جب دسمبر ۱۸۷۷ء میں مستقل اور باقاعدہ پادری مقرر ہو گئے تو پسرور واقعہ ضلع سیالکوٹ آپ کے سپرد ہوا۔ وہاں آپ کئی برس تک رہے جب مشن نے اسے ایک جداگانہ علاقہ قرار دیا تو آپ سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے۔ ۱۸۸۴ء تک آپ سیالکوٹ اور پسرور میں کام کرتے رہے۔ اسکولوں کی نگرانی، منادی درس و تدریس آپ کا خاص کام تھا۔ فرصت کا وقت مطالعہ کتب بینی غور و فکر اور تصنیف و تالیف میں صرف کرتے تھے۔ یورپ کے علما کی کتابیں جو مسیحی مذہب کے موافق لکھی گئی تھیں زیر مطالعہ رہیں۔ فلسفہ اور سائنس سے بھی واقفیت پیدا کی۔ یورپ کے دہریوں کے اعتراضات پر جو وہ بائبل پر وارد کرتے ہیں۔ غور کیا۔ علاوہ بریں محمدی اور ہندو مذاہب کا بھی مطالعہ کیا۔ اور جو اعتراض اُن کی طرف سے مسیحی دین اور اُس کے بنیادی اصول پر کئے جاتے۔ اُن کے مدلل جواب دیئے۔ جو عموماً رسالوں اور کتابوں کی صورت میں نمایاں ہوتے رہے۔ پسرور اور سیالکوٹ کے قیام کے دوران میں جو رسائل اور کتب آپ کے زبردست قلم سے نکلے تھے اُن کے نام یہ ہیں۔ (۱) سیرت المسیح و محمد (۲) عدم ضرورت قرآن (۳) صحت بائبل۔ ساڑھے چار سو صفحے کی کتاب جس میں مسلمانوں کے اعتراضوں کو بخوبی رد کیا گیا ہے (۴) انفصال ولادت مسیح بمعقول پسند مسلمانوں کے سوالات کا جواب۔ (۵) حکمت الہام۔ پانچسو صفحوں کی کتاب ہے۔ اس کا ایک حصہ بصورت جوابی مضمون شائع ہوا تھا۔

۱۸۸۰ء میں پادری ٹھاکرداس صاحب جھنگ کو تبدیل ہوئے۔ وہاں پہونچنے کے ایک سال بعد پاسٹر ولائت علی صاحب شہید غدر ۱۸۵۷ء کی پوتی اور مسٹر ڈیوڈ ہیڈ ماسٹر بیپٹسٹ مشن دہلی کی صاحبزادی شارلٹ سے شادی ہوئی جھنگ میں تین سال تک رہ کر ۱۸۸۳ء میں آپ گوجرانوالہ کو تبدیل ہوئے جہاں چھ برس تک کام کیا۔ پادری میکی صاحب کی عدم موجودگی میں تھوڑے عرصہ تک اس مقام کے مشنری انچارج رہے اور دو برس تک چھ سال میں چھ مہینے سیالکوٹ کی سمنری میں بھی پڑھایا۔ اس سمنری سے کئی آدمی الٰہیات کی تعلیم کی تکمیل کر کے نکلے جو آپ سے تلمذ کا فخر کر سکتے ہیں۔ ان میں سے بعض اصحاب اسوقت یوپی مشن کے مختلف مقامات میں کام کر رہے ہیں پاسٹر شاہ لطیف صاحب لائلپور میں پادری حمید الدین صاحب جانگ(?) بھیرہ میں پادری عزیز الحق صاحب وزیرنگر میں جنکا "طبیب جسم" کچھ عرصہ تک جلگر بند ہو گیا۔ پاسٹر برکت مسیح صاحب گوجرانوالہ اور پاسٹر برکت علی صاحب گورداسپور میں جھنگ سے آنے سے پہلے مشن کی طرف سے انکو دوسرے مقام میں تبدیل کرنیکی قرارداد ہوئی تھی اسواسطے گوجرانوالہ کو اپنے مستقل اسٹیشن مقرر

وہاں مکان بنالیا اور ایک قریب کے گاؤں میں زمین بھی خریدلی۔ مگر چند سال بعد مشنریوں نے آپ کو بھیرہ میں تعینات کرنا چاہا جس کی وجہ سے آپ کو بہت رنج ہوا۔ لیکن طوعاً کرہاً وہاں چلے گئے اور ایک نیا اسٹیشن کھولا وہاں ایک سال تک رہے۔ اس عرصہ میں یو۔ پی مشن والوں سے ایک خاص بات پر تکرار ہوگئی۔ اس واسطے اس سے قطع تعلق کرکے ریفارمڈ پریسبٹیرین مشن میں شامل ہوگئے۔ تین سال تک رہے۔ مسٹر چارلس اسکاٹ کے انتقال پر پٹیالہ میں گئے۔ اور ایک سال تک کام کیا۔ اسی زمانہ میں دونوں مشنوں سے علیحدہ ہوگئے۔ اور ایک سال تک کہیں کام نہیں کیا مگر ۱۹۰۰ء میں ڈاکٹر وری صاحب کے حسب ایما امریکن پریسبٹیرین مشن میں چلے گئے اور پادری فرنگ نیوٹن کی جگہ فیروزپور میں مقرر ہوئے۔ ایک سال بعد وہاں سے لودیانہ چلے گئے اور دو سال تک اخبار نور افشاں کے ایڈیٹر رہے۔ اخبار ہذا کو آپ کے زمانہ ایڈیٹری میں جو فروغ اور وقعت نصیب ہوئی تھی اُس کے اعادہ کی چنداں ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ کیونکہ ناظرین کی یادداشت میں یہ سب باتیں ہنوز تازہ ہیں۔ راقم الحروف نے بعض بزرگوں کو جو تاریخی اور ادبیات کا خاص ذوق رکھتے ہیں بہت مرتبہ یہ کہتے سنا کہ نور افشاں کے اقبال و عروج کے دو زمانے ہیں۔ ایک سفیر صاحب (دہلوی) کا اور دوسرا ہمارے مکرم و محترم دوست کا جن کی سرگذشت ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے۔

جنوری ۱۹۰۵ء میں پادری ٹھاکرداس صاحب لودیانہ سے لاہور تبدیل ہوئے۔ تحصیل شرقپور کے کئی دیہات کا کام آپ کے سپرد ہوا۔ راقم سطور ہذا کو اسی زمانہ میں آپکا ذاتی نیاز حاصل ہوا تھا۔ اس کے بعد باوجود وسیع تفاوت عمر مذاق کی موافقت اور مناسبت کے سبب سے خاصے گہرے تعلقات باہمی قائم ہوگئے۔ جو سال بسال زیادہ مستحکم اور مضبوط ہوتے گئے۔ ان میں اخیر وقت تک کسی قسم کا فرق نہیں آیا۔ آپ کی کوششوں سے لاہور میں ایک اور کلیسیا قایم ہوئی جو ہیرا منڈی کی کلیسیا کے نام سے مشہور ہے۔ آپ اُس کے پاسٹر تھے۔ اس کے ایک ہزار کے قریب ممبر ہیں۔ اس کلیسیا کی موجودہ حوصلہ افزا حالت آپ کی مساعی جمیلہ بشمولیت فضل الٰہی کی ممنون و مشکور ہے۔

۱۹۰۸ء کے آخر سے جو سلسلہ اردو لیکچروں کا قائم ہوا ہے آپ اول مرتبہ اس کے لئے منتخب ہوئے اور "مؤرخ زمانہ" پر ایک لیکچر ترتیب کیا۔ لیکن یکایک طبیعت علیل ہو جانے سے باز رہے۔ مگر لیکچر بھیجدیا جو پڑھے جانے کے بعد نور افشاں میں شایع ہوا تھا۔

وہ موذی مرض جس نے ہمیں ایک ایسے بڑے بزرگ کی ذات سے محروم کردیا نومبر ۱۹۰۸ء میں شروع ہوا تھا۔ اس سے پھیپھڑوں کے اندر پانی بھر گیا جس کی وجہ سے دل پر بھی مضر و ناگوار اثر پڑا۔ گو بعد ازاں ڈاکٹری علاج سے بہت فایدہ ہوگیا۔ مگر شکایت بالکل رفع نہیں ہوئی کبھی صاحب فراش رہتے تھے اور کبھی چلتے پھرتے اپنا معمولی کام انجام دیتے نظر آتے تھے۔ لیکن مرض کے غلبہ سے جگر و قلب کے فعل میں جو خلل واقع ہوگیا تھا۔ وہ رفع نہ ہوا بلکہ رفتہ رفتہ بڑھتا چلا گیا۔ ادھر علاج بھی برابر جاری رہا۔ آخرکار نومبر گذشتہ میں پیٹ اپھر گیا۔ کہ عارضہ بہت بُری صورت میں نمایاں ہوا۔ لاہور کے اچھے سے اچھے ڈاکٹروں کا علاج کیا مگر مرض کی رفتار کی مزاحمت نہ ہوئی ہوتے ہوتے ماہ جنوری کے پہلے ہفتہ میں اس مرض نے استسقا یعنی جلندھر کی شکل اختیار کرلی۔ میو ہسپتال میں چند روز زیر علاج رہے۔ لیکن بیماری ترقی کرتی چلی گئی۔ اور آپ کی طبیعت نڈھال ہوتی رہی ایک مرتبہ مزاج نے سنبھالا تو لیا تھا۔ مگر اس سے اچھی طرح نہ سنبھل سکے آخرکار ۲۲ جنوری گذشتہ کی صبح اس دنیاے فانی سے عالم جاودانی کی طرف روانہ ہوگئے اور اپنے عزیزوں اور دوستوں کو داغ مفارقت دے گئے۔ آپ کے پسماندگان میں دس لڑکے لڑکیاں ہیں۔ سب سے بڑے صاحبزادہ مسٹر سیموئیل ٹھاکرداس بی۔ اے گوجرانوالہ میں نائب تحصیلدار ہیں اور سب سے چھوٹے ماسٹر رشید پور ماہ مارچ میں بی۔ اے کا امتحان دینے جاتے ہیں۔ سب سے چھوٹی لڑکی تین چار سال کی ہے تین کی شادی ہوچکی اور ایک اگلے مہینے انٹرنس کا امتحان دیگی۔ پادری عزیز الحق صاحب دینا نگر مسٹر ایس بیچ بیرسٹر امرتسر اور مسٹر سالومن ڈیوڈ ہیڈ کلارک صاحب ڈپٹی کمشنر لاہور آپ کے بہت قریبی اور ذی عزت عزیزوں سے ہیں *

پادری ٹھاکرداس نے کل ۲۴ چھوٹی بڑی کتابیں تالیف و تصنیف کی ہیں۔ چونکہ ناظرین ان میں سے کئی کتابوں کے نام اور مضامین سے واقف ہیں اس واسطے ان کے نام نظر انداز کئے جاتے ہیں۔ "انجیل و قرآن" کے عنوان سے ایک نئی کتاب لودیانہ میں چھپ رہی ہے جس میں تعلیمات انجیلی و قرآنی کو پہلو بہ پہلو دکھا کر مسیحی مذہب کی تعلیم کی فضیلت بتائی گئی ہے۔ یہ کتاب اپنی قسم کی پہلی ہے اس مبحث پر کوئی اور کتاب اردو میں موجود نہیں ہے *

پادری ٹھاکرداس کی عام عادت اور طبیعت بہت سادہ واقع ہوئی تھی۔ کھانے پینے اور پہننے میں پہلے درجہ کا اعتدال اور میانہ روی ملحوظ رکھتے تھے۔ بلکہ یہ کہنا بجا ہوگا کہ آپ کا معمول بلند فکری اور سادہ زندگی تھا۔ رہنے سہنے کا ڈھنگ بھی بہت سادہ تھا جو بلند فکر اور علم پیشہ اشخاص کا معمول ہے۔ بزرگوں میں بزرگ جوانوں میں جوان اور لڑکوں میں لڑکے بنجاتے تھے جیسی مجلس ہوتی اپنی روش اس کے مطابق ترتیب دیتے خداوند کی خدمت تن اور من سے انجام دینا اُن کی زندگی کا مقصود تھا۔ اور ساری زندگی اسی میں صرف ہوئی مسیحی مذہب کے بڑے پرجوش حامی اور مستعد طرفدار تھے۔ اپنا فرض منصبی بجا لانے میں کبھی تساہل نہیں کرتے تھے۔ پچھلے دنوں جب بہت علیل تھے اور ڈاکٹر کی ہدایت چارپائی پر لیٹے رہنے کی تھی۔ تو بھی ایک سے زیادہ مرتبہ ہیرا منڈی کے گرجہ میں گئے اور



وہاں دعظ لکھا کوٹ آئے۔ اس فرض کی پابندی آخروم تک قوت طبعی نے رفاقت کی کرتے رہے۔ جو خدمات دینی آپ نے دوران زندگی میں انجام دیں۔ اُن پر ہر ایک آدمی جائز فخر کر سکتا ہے۔ پادری ٹھاکر داس صاحب فکر تھے۔ وہ انہا دھند دوسروں کی تقلید نہیں کرتے تھے۔ بلکہ بطور خود سوچ بچار کر اپنی رائے قائم کرتے تھے۔ مناظرہ کا ڈھنگ بھی نرالا تھا جو ان کی کتابوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ آپ کے پاس کتابوں کا پرائیویٹ ذخیرہ نسبتاً محدود تھا جو اس امر پر دال ہے کہ آپ اپنے دماغ اور تخیل سے مناسب کام لینا خوب جانتے تھے۔ آپ کو رنگین کلامی اور عبارت آرائی سے خاص آزار تھا۔ سادگی جو ہر بات میں مرغوب طبع تھی طرز تحریر میں بھی برابر قائم رکھی۔ آزاد منش۔ فراخ دل اور کسی کی لگی لپٹی رکھنے والے نہ تھے۔ اپنی رائے کا بے دھڑک اظہار کر دیتے تھے۔ خلیق۔ زندہ دل۔ ملنسار اور خوش خصال تھے۔ مذاق شائستہ شستہ اور وسیع تھا۔ بے خطا تفریح تنفس سے خاص دلچسپی رکھتے تھے۔ پادری صاحب ممدوح میدان مناظرہ کے ایک زبردست پہلوان تھے اپنے زمانہ میں اپنا سکہ برابر قائم رکھا۔ آپ کی وفات حسرت آیات سے یہ میدان خالی ہو گیا ہے۔ آپ کی جگہ کون پُر کریگا؟ مستقبل موجودہ پشت کے نونہالوں کو ظاہر کر دیگا۔ بیوی باوفا اور صادق شوہر۔ شفیق اور رقیق القلب باپ رشتے دار قابل فخر اور لائق عزیز دوست مہربان دل اور سچے خیر خواہ سے محروم ہو گئے۔ جو رنج اور صدمہ کہ کمی عام موجودگی سے محسوس ہوتا ہے اُس کی تلافی ایک حد تک صرف اس خیال سے ہو جاتی ہے کہ ہمارے مکرم و محترم دوست اس دنیا کے جھگڑوں اور جھمیلوں۔ آزمائشوں اور گناہوں۔ فکروں اور کاوشوں سے ہمیشہ کے لئے آزاد ہو کر راحت ابدی کے خطہ میں داخل ہو گئے ہیں جس کا استحقاق اور قابلیت اپنے اپنی دنیاوی زندگی میں ظاہر کر دی تھی۔ آپ کے عزیزوں اور خیر خواہوں کا دل آپ کی جدائی کے صدمہ کو سختی سے محسوس کرتا ہے۔ کیونکہ یہ فطرت انسانی کا تقاضا ہے اور یہ تقاضا خود غرضی اور ذاتی منفعت کے احساس پر مبنی ہوتا ہے اُن کی ذات سے جو فیض ہم حاصل کر سکتے تھے۔ اب اس سے محروم ہو گئے ہیں نقصان شخصی کے اس احساس کو رنج اور غم کے نام سے پکارا جاتا ہے اور اس کی صورتیں مختلف ہوتی ہیں لیکن ہمیں اس خیال سے تسلی حاصل کرنا چاہئے کہ اب ہمارے مشفق اور مہربان اس دنیا کے رنجوں اور تکلیفوں کی پہونچ سے باہر ہیں۔ اور راحت دائمی کی سرزمین میں پہونچ گئے ہیں جہاں کچھ عرصہ کے بعد ہم بھی اُن سے جا ملیں گے مسیحی دل اس امید سے بڑی تسکین حاصل کرتا ہے۔ "خدا نے دیا خدا نے لیا۔ اُس کا نام مبارک ہو"۔

جے۔ آر۔ رائے۔ جرنلسٹ۔ لاہور۔

چند بزرگوں کے اقوال

(۱) اگر ہم اپنی مصیبتوں کا تبادلہ کر سکتے تو ہر شخص اپنی پہلی ہی مصیبت کو اچھا سمجھتا۔ قول سقراط۔

(۲) اپنے آپ کو جانو۔ ایضاً

(۱) سختی اور مصیبت کے وقت استقلال مشکلات اور حوادث کے وقت صبر نعمت اور صحت کے وقت شکر لازم ہے قول لقمان۔

(۲) مجلس میں ہر فعل ایسا ہونا چاہئے جس سے حاضرین کی عزت کے آثار نمودار ہوں۔

" جب دوسرے بول رہے ہوں تم ہرگز نہ بولو جب دوسرے کھڑے ہوں تم مت بیٹھو۔ جب ہمراہی کھڑے ہوں تم نہ چلو۔ جب تمہاری خاموشی کا وقت ہو تم مت بولو۔ قول جنرل واشنگٹن

ماسٹر راد ہاکشن

سی۔ بی۔ بی۔ ہائی اسکول لودیانہ

مضامین

تعلیم

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

مغربی علما اس بات پر بڑا زور دیتے ہیں۔ کہ لوگ تعلیم کے سوال کو باقی زندگی کے تمام سوالوں سے بڑا ضروری اور گہرا اور مفید اور نیک نتائج پیدا کرنے والا سمجھیں۔ تھوڑا عرصہ گذرا کہ وہاں کے ایک عالم نے کہا تھا کہ آئندہ زمانہ میں قوموں کی قسمت کا فیصلہ نہ تو میدان کارزار میں ہوگا اور نہ اسکولوں کالجوں یا شاہ شالوں درس گاہوں میں۔ قومیں دنیا میں کس طرح رتبہ کو حاصل کر کے اپنی ہستی کو قائم رکھ سکیں گی۔ اس کا فیصلہ دماغی طاقت پر ہوگا۔ جو کہ ہر ایک قوم اپنے بچوں کے تعلیمی درسگاہوں میں جمع کرنے کی کوشش کرے گی۔ روحانی ترقی بھی بغیر دماغی ترقی کے ناممکن ہے اور بغیر دماغی ترقی کے حصول دولت بھی محال۔ اور اگر کسی طرح پر حاصل بھی ہو جاوے تو اُس کی حفاظت اور نگرانی جائز مفید کاموں میں خرچ کرنے کی قابلیت پیدا نہیں ہو سکتی پس پیارے بھائیو! قومی دوستو! اعلیٰ برادرو!!! جہاں تک ہو قوم کو تعلیم یافتہ بنانے کی کوشش کیجیے قومی افراد میں سے کوئی شخص بھی غیر تعلیم یافتہ نظر نہ آوے تب سمجھنا چاہئے کہ ہم اور ہماری قوم اب ترقی کے میدان کی طرف اپنا قدم بڑھا رہی ہے۔ (ہندوستان)

ضلع مراد آباد کے ایک نو مریدہ مسیحی کو اُسکے رشتہ داروں نے ۵۰۰ روپے پیش کئے۔ تاکہ مسیحی مذہب سے منکر ہو جاوے لیکن اُس نے صاف انکار کر دیا کہ مسیح میں مجھے ایک بیش قیمت خزانہ ملا ہے

انتخاب الاخبار

شتر کینہ

یہ ایک ضرب المثل ہے مگر ریاست پٹیالہ کا ایک تازہ واقعہ اس کی تصدیق کا موجب قرار دینا چاہیے۔ کسی وجہ سے ایک ساربان نے اپنے اونٹ کو جو اُس کے متعلق تھا۔ مارا تھا۔ غالباً اونٹ موقعہ کی تاک میں ہو۔ پرسوں بہت سے اونٹ ایک لائن میں سرکار پٹیالہ کا مال و اسباب شتروں پر بار کئے ہوئے جا رہے تھے۔ کہ مذکورہ صدر ساربان اپنے اونٹ سے گر گیا اور عین شتر کے سامنے پڑا۔ اونٹ نے آؤ دیکھا نہ تاؤ شتر سوار کا ایک کھوا (مونڈھا) منہ میں بھر لیا اور اسے سخت زور سے جھٹکے دینے شروع کئے۔ قریب تھا کہ اونٹ جھٹکے دے دے کر اور چبا چبا کر شتر سوار کا کام تمام کر دے کہ سرکار حضور مہاراجہ صاحب والئے پٹیالہ کی سواری باد بہاری شکار سے واپسی پر عین اس موقعہ واردات پر پہونچ گئی اور مہاراجہ صاحب نے اس سخت حادثہ پر نگاہ پڑتے ہی موٹر کار ٹھہرا دیا۔ اور دریافت فرمایا کہ اونٹ کس کا ہے۔ پتا لگا کہ سرکاری ہے۔ فوراً مہاراجہ صاحب بہادر نے اونٹ پر بندوق کے فائر شروع کئے۔ یکے بعد دیگرے چھ فائروں کے بعد اونٹ کا منہ اُدھڑ چڑا اور وہ پچھاڑ کھا کر گرا شتر سوار سخت زخمی تھا اور اس کی حالت قریب المرگ تھی کہ حضور والا نے زخمی کو اپنی موٹر کار میں بآرام تمام لٹا لیا۔ اور آناً فاناً صدر ہسپتال یعنی راجندرہ ہسپتال میں تشریف فرما ہوئے اور زخمی کو تمام معالجہ کی ہدایت فرمائی مہاراجہ صاحب بہادر کی یہ نفسانی ہمدردی قابل ہزار آفرین ہے اور اونٹ پر فائر کرنے سے قبل یہ دریافت کرنا بھی خاص و انائی پر سوال ہے کہ کسی دوسرے شخص کا جانور نہ مارا جائے۔ اگرچہ موذی کو قبل ایذا مار دینا جائز ہے مگر حق و انصاف کا تقاضا بھی تو ہے کہ شتر کا مالک کوئی دوسرا ہوتا اور اس کا خدا جانے کیا خیال ہوتا اس کے علاوہ شخص زخمی کی خبرگیری کو خود بھی ہسپتال میں قدم رنجہ فرمایا۔ نوجوان اور ایک والئے سلطنت کی یہ ہمدردی قابل تحسین ہے۔

عجیب لڑکا

ہارورڈ یونیورسٹی (امریکہ) کے سامنے ایک دس سالہ لڑکے نے تھوڑے دن ہوئے خلائے جسامت پر ایک بڑا عالمانہ لیکچر دیا اس کا نام جیمس لیڈس ہے۔ سامعین میں نامور فاضل ڈبلیو پی باہر ولیم ٹیرنس اور جے کو نیج صاحبان تھے دلائل ایسے زبردست اور لطیف تھے کہ اُنہوں نے اپنی سمجھ ناقابلیت کا اعتراف کیا واقعی عقل اور دماغ خداداد چیز ہے۔

ایک گورہ سپاہی

کا مہلک حادثہ مدراس سے ایک افسوسناک خبر آئی گورہ فوج دوم ٹوارسٹ رجمنٹ کا ایک سپاہی مسمی چیمبرلین وہاں کے قلعہ سینٹ جارج کی کھائی میں گر پڑا اور وہیں ہلاک ہو گیا سپاہی مذکور تیرنا بخوبی جانتا تھا۔ لیکن شراب کے نشے میں بہت بدمست تھا۔ اس باعث وہ کنارے پر لگ نہیں سکا۔ اسی مدہوشی میں خندق میں جا پڑا تھا۔ فوج مذکور کا ایک سارجنٹ دیکھتا تھا۔ وہ اپنے رفیق کو بچانے کے لئے فوراً خندق میں کود پڑا۔ اس کو پکڑ کر باہر بھی نکالا لیکن معلوم ہوا کہ سپاہی کا مرغ روح پرواز کر چکا تھا۔ اس کو ہسپتال میں لے گئے وہاں بہت کوشش کی جان واپس آئے لیکن بیفائدہ تھی۔



ضلع کوئٹہ

کے ریلوے سٹیشن سیدھا پر ایسا سخت ڈاکہ پڑا کہ سٹیشن کا تمام روپیہ وردیاں اور اسلحہ اور نیز اسٹیشن کے دو کانداروں کا قریب چار ہزار روپیہ لوٹ کر لے گئے۔ اور ڈاکو دو پٹھان تھے اور پولیسمین تھے۔ اور بندوق تلوار وغیرہ سے مسلح تھے۔ یہ خبر کیسی عجیب ہے لیکن کچھ تفصیلات نہیں ہیں۔ ڈاکہ جیسے پڑا دو کاندار کہاں تھے۔ سٹیشن پر کون تھا۔ یہ تمام باتیں لازماً ضروری ہیں۔ پولیسمین کیسے تھے۔ کہاں سے تھے کچھ معلوم نہیں۔ ایسی سنگین خبریں زیادہ تفصیلات کی محتاج ہوتی ہیں۔ (زندہ دل)

دیال سنگھ کالج لاہور

جس کالج کی عرصہ گیارہ سال سے انتظار تھی جس کی انتظاری میں آنکھیں پتھرائی جاتی تھیں اب وہ کالج شروع ہونے والا ہے سٹاف کے لئے مختلف اخبارات میں اشتہار دے دیا گیا ہے۔ سائنس کا سامان ولایت سے آگیا ہے اور سامان وغیرہ تیار ہونے کی تجویز ہو رہی ہے۔ وہ یکم مئی آئی اور کالج کھلا ہمیں اُمید ہو کہ منتظمان کالج اس درس گاہ کو سردار صاحب مرحوم کی وصیت اور خواہش کے مطابق نمونہ کا کالج بنائیں گے ہم اُنہیں یقین دلاتے ہیں کہ ہزاروں ایسے لوگ ہیں۔ کہ جو عرصہ سے اس کالج کے کھلنے کا انتظار کر رہے ہیں۔

آج گرجا خالی کیوں ہے

ایک روز عبادت کے وقت گرجا میں شاہ ولیم چہارم اور پادری صاحب اکیلے ہی تھے۔ بادشاہ نے پوچھا کیا بات ہے کہ آج اور کوئی گرجا میں نہیں آیا۔ پادری صاحب نے کہا کہ آج اشتہار میں یہ لکھ دیا تھا کہ گرجا میں بادشاہ سلامت تشریف نہیں لائینگے۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ ہم دیکھنا چاہتے تھے۔ کہ



کس کے اندر دھرم کی اصلی خواہش موجود ہے۔ آج صاف پتہ لگ گیا۔ دھرم کے بارے میں بھی انسان اپنا دنیاوی مقصد پورا کرنا چاہتے ہیں۔ کبھی مالک کو خوش کرنا مقصد ہوتا ہے کبھی ماں باپ رشتہ داروں کو خوشنودی مقصود ہوتی ہے کبھی دوستوں کو مشکور کرنا ہوتا ہے اس لئے لوگ دھرم سماجوں میں چلے جاتے ہیں۔ مغربی ملکوں میں تو عموماً محض علاج اور فیشن کے طور پر ہی گرجاؤں میں جاتے ہیں اپنے ملک میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ ہزارہا لوگ ایسے ہیں جنہوں نے دھرم کا سوانگ محض اپنی دنیاوی اغراض کو پورا کرنے کے لئے بھرا ہے لیکن دھرم کا انسانی روح کیساتھ تعلق ہے۔ خواہ آقا یا مالک رشتہ دار یا دوست سوسائٹی یا قوم ناراض ہو یا خوش اسے حاصل کرنا ہی ہوگا اسلئے ہمیں چاہئے کہ بلا لحاظ اس کے کہ کوئی کیا کہتا ہے ہمیں چاہئے کہ ہم ہمیشہ دھرم کے حصول میں تہ دل سے کوشش کریں (برہم پرچارک)

قسطنطنیہ کے کتب خانے

قسطنطنیہ میں اس وقت ۵۰ کتب خانے ایسے ہیں جنکو گزشتہ سلاطین نے قائم کیا تھا۔ ان کتب خانوں کے مصارف کے لئے بڑی بڑی جائیدادیں وقف ہیں۔ بنی عباس و بنی امیہ کے عہد کی قریباً تمام یا اکثر کتابیں موجود ہیں۔ مگر سلطنت متعلقہ کے عہد استبداد میں کسی کو اُن کے دیکھنے اور فائدہ اُٹھانے کی اجازت نہ تھی۔ حال میں علامہ احمد نئی بک کی کوشش سے آئینی سلطنت نے ان کتب خانوں کو متحد بنانے اور اہل علم کو ان سے فائدہ پہونچانے کی تجویز کی ہے۔ اس تجویز پر اگر عملدرآمد ہوا تو قسطنطنیہ کا کتب خانہ لندن و پیرس و جرمنی تمام کے کتب خانوں سے زیادہ شاندار ہوگا

کھالوں کی سوداگری

انگلستان میں ان دنوں میں جانوروں کی کھالوں کی خوب بکری ہو رہی ہے ۳۰ فیصدی اس کی قیمت میں اضافہ ہو گیا ہے اگر ہمارے دیسی مسیحی بھائی جو روپے والے ہیں اس میں تجارت کریں شخصی یا کمپنی کے طور پر تو جماعت کو فائدہ ہوگا۔ اس تجارت میں نقصان کا بہت کم اندیشہ ہے کیونکہ یہ بگڑنے والی شے نہیں ہے۔ شہر کانپور میں صدہا ایسے تاجر ہیں اور ان کا کام خوب رواں ہے قابل غور مقام ہے جب تک ہماری مسیحی جماعت تجارت ہر طرح کی دستکاری و حرفت میں ہاتھ نہ لگا دیں گی اس وقت تک جماعت کی مالی حالت جیسی آج ہے بنی رہیگی۔ (امین کرسچن مسنجر)

مذہبی دنیا

اندھے وائفس۔ انگلستان میں کہ ایک نابینا وائفس گزرے ہیں جنہوں نے اپنی خوش بیانی سے روحانی فائدہ پہونچایا ہے۔ حال میں ایک ایسے وائفس کا انتقال ہوا۔ جن کا نام ریورنڈ روبرٹ سوائمبرو ہے جنہوں نے ۴۳ برس کلیسیا کی خدمت کی اور ۸۶ برس کے ہو کر مر گئے (م)

کانگو کی تجارت ربڑ

برسلز کی خبر مظہر ہے کہ ڈائرکٹر جنرل زرعیات نو آبادیہا ۲ فروری کو کانگو کو جانیوالا ہے تاکہ وہاں برازیلی ربڑ کی کاشت کا ڈھنگ دیکھے بعد ازاں سنگاپور جاوا سماٹرا کو جائیگا جس طریقہ سے وہاں کی ربڑ کی کاشت ہوتی ہے اسے وہ اس غرض سے دیکھنا چاہتا ہے کہ کانگو میں وہی طریقہ رائج کیا جائے۔

چاہ کنی

سندھ ضلع احمد آباد میں مسٹر برے اسکاٹ مشینوں کے وسیلہ سے گہرے کنوئیں کھودنے کے تجربے کر رہے ہیں جس میں کامیابی ہوئی قصبہ مذکور میں دو سو نوے فٹ پانی بر آمد ہوا۔ جو پینے اور آبپاشی کے کام آ سکتا ہے۔

گھیکوار کا استعمال

جہاں برف دستیاب نہ ہوا اور مریضوں کے واسطے اس کی ضرورت ہو تو وہاں گھیکوار سے کام لیا جا سکتا ہے اس کا گودا نکال کر مریض کی پیشانی پر رکھنے سے ٹھنڈک پہنچ جاتی ہے۔ (اخبار سوبجر)

ہندوستان اور عالم نسواں

خاہمن اب وہ زمانہ نہیں رہا جبکہ عام طور پر عورتوں کو پاؤں کی جوتی خیال کیا جاتا تھا۔ اور اُن کی باتوں پر توجہ نہیں دیجاتی تھی۔ اب تو عورتیں بھی جاگی ہیں اور اپنی عظمت کو برقرار رکھنے میں ساعی ہو رہی ہیں۔ اس وقت ہندوستان میں عورتیں بی۔ اے بھی ہیں۔ ایم۔ اے بھی ہیں اور ولایت کی ڈگریاں بھی حاصل کرلائی ہیں۔ عام تعلیم کا تو کہنا ہی کیا ہے بھاشا۔ گورمکھی۔ اردو فارسی پڑھی ہوئی عام گھروں میں نظر آتی ہیں۔ عورتوں کی اڈیٹری میں کئی اعلیٰ درجے کے اخبارات بھی شائع ہوتے ہیں۔ جو اسبات کے اظہار کے لئے کافی ثبوت ہیں۔ کہ عورتیں زمانہ کی دوڑ میں مردوں سے پیچھے رہنا گوارا نہیں کر سکتیں جس کو ہندوستان کی خوش قسمتی سمجھنا چاہئے

شمس العلماء انسپکٹر کے افسوسناک قتل نے عام افسروں اور ججوں وغیرہ کو خطرہ میں ڈالدیا ہے اسلئے انکی حفاظت کیلئے معقول انتظام کیا گیا ہے سرکاری وکیلوں کیساتھ بھی معقول پہرہ رہتا ہے۔ ہائیکورٹ میں جہاں مقدمات بم کا آخری فیصلہ ہوا اور پولیس کورٹ میں جہاں سے مقدمات کا آغاز کیا گیا کوئی اجنبی پھٹکنے نہیں پاتا۔ ڈیٹکٹو جا بجا پہرہ پر لگائے گئے ہیں۔ (جھنگ سیال)

گلدستہ اخبار

لکھنؤ کی ہندوستانی کلیسیا (میتھوڈسٹ) نے سال گذشتہ میں سیلف سپورٹ کے لئے ۱۸۰۰ روپے اور بریلی کی کلیسیا نے ۲۰۰۰ روپیہ دیا۔ اس صوبہ میں ۱۰ میتھوڈسٹ کلیسیائیں ایسی ہیں جو اپنے پاسبان اور کلیسیا کے دیگر اخراجات کو خود اٹھاتی ہیں۔

میتھوڈسٹ مشن کی نارتھ ویسٹ انڈیا کانفرنس کا اٹھارھواں اجلاس متھرا میں جنوری ۱۳-۱۹۱۰ تک فراہم رہا۔ بشپ ورنی صاحب میر مجلس تھے مشن مذکور کے حلقہ میں ۵۳۶۲۹ مسیحی ہیں یعنی گذشتہ سال کے مقابل ۲۳۹۲ زیادہ سال گذشتہ میں ۱۰۱۴۱ بپتسمے ہوئے کلیسیائی اخراجات کے لئے ۲۰۴۰۵ چندہ ہوا اور دیگر کاموں کے لئے ۱۹۰۰ روپے دیئے گئے۔ (از مخزن ہند)

سرکاری حکام کلکتہ کی حفاظت کے لئے غیر معمولی پیشبندی کی جاتی ہے۔ عدالتوں سے مشتبہ اشخاص کان پکڑ کر باہر کر دیئے جاتے ہیں۔ ایڈوکیٹ جنرل کی جان کی حفاظت کے لئے گھوڑچڑھی پولیس مقرر کی گئی ہے۔ سرکاری وکیل کی حفاظت بھی کی جاتی ہے۔

کلکتہ کے دخار چوب میں عظیم آتش زدگی سے ۱۷۔۱۸ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔ علاقہ جو یا گان میں تھے اسی کے ساتھ ایک مشہور زمیندار کے مکانات بھی جل گئے اس کا نقصان بھی قریب تین لاکھ روپیہ ہے۔ اس وقت ہوا تیز تھی اس باعث بجھانے میں کامیابی خاطر خواہ نہ ہوئی پانی اس وقت تیل کا کام دیتا تھا اس طرح یہ سلسلہ تا دیر رہا دور دور تک بندر ہا تمام مال جل گیا ہے۔ اس کا کچھ حصہ ہمیشہ تھا چکہ نمبر ۳ میں ۹۰ کے قریب مسیحی پائے جاتے ہیں۔ سب مالک اراضیات ہیں۔ اس چک میں ایک گاؤں مارٹن پور ہے جس میں ایک گرجا بھی نظر آتا ہے۔

لوکل

ضلع لودیانہ کی خاص خوش قسمتی اور خوش نصیبی ہے کہ جناب ایچ ہمفری صاحب بہادر جیسا بیدار مغز رعایا پرور اور معاملہ رس ڈپٹی کمشنر اس پر بطور حاکم اعلیٰ سایہ فگن ہے اور رائے کیدارناتھ صاحب ایم۔ اے ڈسٹرکٹ جج ہیں رائے صاحب موصوف کا نام نامی تمام پنجاب بھر میں روشن ہے۔ رائے صاحب بڑے پرانے تجربہ کار اعلیٰ درجہ کے بردبار فیض رساں انصاف مجسم ہیں اور ہمدردی کے پتلے ہیں۔ رائے صاحب کو ترقی تعلیم نسواں کا خاص خیال ہے۔ شاید ہی کوئی کار خیر ایسا ہوگا جس میں رائے صاحب کا دست مبارک نہ ہو ایشور ایسے خیر اندیش اور سچے ہمدرد کو رعایا لودیانہ کے سر پر عرصہ دراز تک حکمران رکھے۔

پنڈت امبارام صاحب تحصیل دار بندوبست لودیانہ گوڑگانواں کے بندوبست کی عمدہ خدمات کے صلہ میں جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر صوبہ پنجاب نے دہلی دربار میں طلب فرما کر ایک بیش بہا خلعت اور ایک سند عطا فرمائی ہے واقعی پنڈت صاحب موصوف اسی اعزاز کے قابل ہیں۔ خدا کرے کہ بندوبست لودیانہ کے خاتمہ پر بھی ان کی ایسی ہی عزت افزائی ہو۔

لالہ امرناتھ صاحب جو بڑے کارکن اور اعلیٰ درجے کے منتظم سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانجات ہیں۔ اس ڈویژن میں تبدیل ہو کر آئے ہیں۔　　ماسٹر بادہا کشن لوکل کارسپانڈنٹ

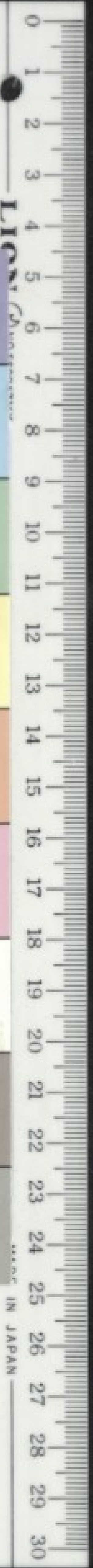
ضرورت

ایک شائستہ تجربہ کار ہسپتال اسسٹنٹ کی مشن شفاخانہ کے لئے درکار ہے درخواستیں معہ اسناد پتہ ذیل پر بھیجی جائیں۔

المشتہر پادری ڈاکٹر سمر ول مشن ہسپتال جودھپور راجپوتانہ

رسید زر

مشنری انچارج (رسک) سنہ ۱۹۱۱ء ۸/ مس اے مینش سنہ ۱۹۱۰ء ۶/ مسٹر اے مینویل سنہ ۱۹۱۰ء ۸/ مسٹر این تھامس سنہ ۱۹۱۰ء ۸/ مسٹر نور احمد سنہ ۱۹۱۰ء ۸/ مسٹر سوہن لعل سنہ ۱۹۱۰ء ۸/ پادری پی ایس ایڈیسن سنہ ۱۹۱۰ء ۸/ مس گوکلناتھ سکوائر سنہ ۱۹۱۰ء ۸/ پادری ایچ سی کارلیل سنہ ۱۹۱۰ء ۸/ مسٹر نصیر الدین سنہ ۱۹۱۰ء ۸/ مسٹر ای نحمیاہ سنہ ۱۹۱۰ء ۸/ مس کے گرنفیلڈ سنہ ۱۹۱۰ء ۸/ پادری کے بی سرکار ۲ کاپی سنہ ۱۹۱۰ء ۱۲/ مسٹر اے کیمین سنہ ۱۹۱۰ء ۸/ ڈاکٹر نجم الدین سنہ ۱۹۱۰ء ۸/ پادری جے ایف سموئیل سنہ ۱۹۱۰ء ۸/ ڈاکٹر ہزاری لعل سنہ ۱۹۱۰ء ۸/ بابو امسیاس سنہ ۱۹۱۰ء ۸/ مس ای ایم پوٹر ۲ کاپی سنہ ۱۹۱۰ء ۸/ ڈاکٹر ہیرا لعل سنہ ۱۹۱۰ء ۱۲/ پادری ای۔ اے بال ۱۲/۔ پادری رو ہادل سنہ ۱۹۱۰ء ۸/ سپرنٹنڈنٹ دس اسکول سنہ ۱۹۱۰ء ۸/ پادری پی۔ ویبر سنہ ۱۹۱۰ء ۸/ سی۔ بی سکول ۴ کاپی سنہ ۱۹۱۰ء ۸/ مسٹر این جینسن سنہ ۱۹۱۰ء ۸/ پادری ایل فرانسس سنہ ۱۹۰۹ء ۸/ مسٹر مدہو لعل ڈگر بھائی سنہ ۱۹۱۰ء ۸/ پادری جی۔ ایچ گرے سنہ ۱۹۰۹-۱۹۱۰ء مس ایم ڈیمس سنہ ۱۹۱۰ء ۸/ مسٹر وارث الدین سنہ ۱۹۱۰ء ۸/ مسٹر سندر داس سنہ ۱۹۱۰ء ۸/ پادری طالب مسیح سنہ ۱۹۱۰ء ۸/ مسٹر زیدکے پال سنہ ۱۹۱۰ء ۸/ بابو رام دین سنہ ۱۹۱۰ء ۸/ پادری سکھ پال سنہ ۱۹۱۰ء ۸/ پادری این ڈیسلائے سنہ ۱۹۱۰ء ۸/ بابو برکت مسیح سنہ ۱۹۱۰ء ۸/ پادری ڈبلیو ایچ۔ روز ویر سنہ ۱۹۱۰ء ۸/ پادری سکھ لعل سنہ ۱۹۱۰ء ۸/ مسٹر سٹیفن سنہ ۱۹۱۰ء ۸/ پادری سوہن لعل سنہ ۱۹۱۰ء ۸/ مسٹر دیو دیال سنہ ۱۹۰۹ء ۸/ پادری اینڈرسن اشتہار ۴/ مسٹر وارث الدین اشتہار ۸/ مسٹر پریم مسیح بقایا سنہ ۱۹۱۰ء ۴/ پادری ایچ جے سمتھ سنہ ۱۹۱۰ء ۸/ پادری بلوچند سنہ ۱۹۱۰ء ۸/ مسٹر ایم ایل اسٹرٹ سنہ ۱۹۱۰ء ۸/ ڈاکٹر عابد مسیح سنہ ۱۹۱۰ء ۴/۔ کنور گمبھیر سنگھ سنہ ۱۹۱۰ء ۸/ مسٹر ڈبلیو ولسن سنہ ۱۹۱۰ء ۸/ مسٹر ایم ڈی ہامرسن سنہ ۱۹۱۰ء ۸/ مسٹر پی حبیب سنہ ۱۹۱۰ء ۸/ مسٹر جی ٹی



پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۰،۸ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپیہ سود سے اس فنڈ میں آ چکے ہیں۔ جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہو سکتا ہے رپورٹ نیز پراسپکٹس اردو و انگریزی میں منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں ✢

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک عہ/ آر

ہندوستان پنجاب " عہ/

غیر ملک سے " ہے/

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی ✢

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	عگر	ہے/	ے
چوتھائی کالم	ہے/	ے	عے
نصف کالم	ے	عہ	معہ
پورا کالم	عہ	معہ	مہ
پورا صفحہ	مہ	مے	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲/ مابعد کے لئے ا/ فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کیلئے نہ لیا جائیگا ✢

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی اپنی تحریر کے آپ ذمہ وار ہیں

رسالے اور کتابیں

بزبان اردو اور پنجابی

جو صاحب خریدنا چاہتے ہیں فہرست ہم سے طلب کریں

جو مفت بھیجی جائیگی مشنریوں کیواسطے جو پانچ روپیہ یا اس سے زیادہ خریدیں انکو آٹھ روپیہ فی صدی ڈسکونٹ دیا جاویگا۔ اور جو مدرسوں کتب فروشوں کی معرفت بیچنا چاہتے ہیں انکو ۲۵ روپیہ فیصدی ڈسکونٹ دیا جائیگا ✢ جو کتابیں خاص قیمت پر بیچی جاتی ہیں انپر ڈسکونٹ نہیں دیا جاتا

گیت کی کتابیں

رومن اردو بڑے حروف کے جلد کپڑا		عسعہ/
رومن اردو معہ راگ	.. - - -	ہے/
رومن اردو کاغذ کی جلد	.. - - -	۸/
شبد و غزلیں فارسی اردو	-	۹ پائی
ایضاً	گورمکھی	۶ پائی
ایضاً	ہندی	۶ پائی

سی بی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

پُر فضا محل وقوع

مستند اُستادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں۔

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ/ اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ/ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا ✢

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرد کو نول وکیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی۔ وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اوّل درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا لعہ سے ماعسہ تک کرو کو نول لعہ/

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں ✢

تپ دق کی اکسیر دوا

صاحبان یہ دوا پوڈر (سفوف) جو کہ انگریزی و یونانی ادویہ کا مرکب ہے پرانے بخار و کھانسی کو جسکو ڈاکٹروں اور حکیموں نے تپ دق قرار دیا ہو ہمارے تجربہ میں ازحد فائدہ مند ثابت ہوئی ہے سینکڑوں دوائیوں کا تجربہ کیا۔ مگر اس سے زیادہ مفید کسی کو نہ پایا۔ جہاں آپ نے انگریزی مکسچریں اور ٹینیٹ اور ویا اسکاٹ املشن پیٹر و لیم املشن۔ شیروں۔ گریالٹ سرپ۔ ماریول پلز گلک لائیڈ س پلز وغیرہ اور یونانی ادویہ۔ عرق شیر۔ قرص کافور۔ ولعاب شیر اور کشتہ ابرق و ہڑتال وغیرہ استعمال کرنے سے فائدہ نہ اٹھایا ہو۔ وہاں ہماری ایجاد کردہ دوا کو بھی استعمال کر کے تجربہ آزمائی فرمائیں خدا کے فضل سے فائدہ یقیناً ہوگا۔ اس دوا سے بھوک لگتی ہے اور جسم میں بہت طاقت پیدا ہوتی ہے مرض آہستہ آہستہ دور ہو جاتا ہے پندرہ روز کی دوا قیمت ایکروپیہ بارہ آنے ۱/۱۲ علاوہ محصولڈاک بذمہ خریدار ✢

ہیلتھ رسٹورر پوڈر:۔ یہ دوا مندرجہ ذیل امراض کو ازحد فائدہ مند ہے ہر ایک گھر میں موجود رہنی چاہیے پھر ڈاکٹر اور حکیم کی بہت کم ضرورت ہوگی۔ تاپ تلی ۔ عہ/ دھر۔ باؤگولہ۔ بدہضمی پیٹ میں ہوا کا بھر جانا کھٹی ڈکار۔ دودھ کا ہضم نہ ہونا۔ درد گردہ و کمر و شکم درد سر پرانا۔ درد جوڑ ہر قسم۔ پرانے دست۔ سنگرہنی ہیضہ وغیرہ ۱۲ اونس کی شیشی قیمت ایکروپیہ چار آنہ

ٹانک پلز:۔ یہ گولیاں انگریزی و یونانی نہایت ہی مقوی پُر تاثیر ادویہ سے تیار کی ہیں۔ ازحد طاقت پیدا کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری کو دور کرنے میں لاثانی ہیں قیمت ۶۰ گولیوں کی دو روپیہ (عہ/)

دوائی بواسیر:۔ یہ دوا بواسیر خونی و بادی کو جڑ سے دور کرتی ہے دوبارہ نہیں ہوتی ہے قیمت ایکروپیہ آٹھ آنے ✢

پتا:۔ اے۔ این میتھالیس (فزیشین) پروپرائیٹر یونانی۔ میڈیکل ہال راولپنڈی شہر

پانچہزار (۵۰۰۰) روپیہ کا انعام
اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی

ممیرے کا سرمہ

سندات میں سے جو قریب چالیس ہزار کے ہیں
ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ
پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو بنک میں
اسی مطلب کیلئے جمع کیا گیا ہے +

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ جالا پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی ابتدائی موتیابند پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھ کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ خاص و عام اس سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں + **المشتہر پروفیسر میانسنگھ آہلووالیہ۔ مقام ٹبالہ ضلع گورداسپور پنجاب**

ان سے بڑھکر اور معتبر شہادت کیا ہو سکتی ہے

۱۔ جناب سردار صاحب تسلیم۔ میں نے آپکا ممیرے کا سرمہ استعمال کیا۔ میں تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک یہ سرمہ کمزوری چشم کے لئے بہت مفید ہے میری آنکھیں بالکل کمزور تھیں لگاتار ایک پہر کام کرنے سے معذور ہو جاتا تھا۔ اب میری یہ کیفیت ہے کہ صرف ۴ روز کے استعمال سے تین تین پہر بلکہ تمام دن اچھی طرح کام کر سکتا ہوں +

راقم میاں خورشید محمد خاں خلف نواب یسین محمد خاں صاحب بہادر رئیس اعظم ریاست بھوپال +

۲۔ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میانسنگھ نے تیار کیا ہے اُن مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں۔ استعمال کر کے مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر اُن مریضوں کیواسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے +

راقم۔ ڈاکٹر برج لعل گھوس رائے بہادر ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند +

۳۔ میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میانسنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے۔ بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے تو بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے بہت پانی کا جانا۔ دھند۔ سدرش ہر قسم جس کو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن۔ کمزوری نظر۔ ناخونہ۔ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اُن سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمے میں کوئی کیمیائی شئی نہیں ہے اسلئے ہر کس کیلئے اسکا استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہو وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے اسلئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے +

راقم ٹی۔ ایم۔ سانگلے صاحب بہادر ایم۔ بی۔ ایم۔ ایس سندیافتہ یونیورسٹی ادنبرگ انگلینڈ (امرتسر) +

۴۔ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میانسنگھ صاحب نے بنایا ہے۔ آپ خود اور بہت سے بیماروں پر استعمال کر کے دیکھا ہے اور میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ یہ نادر ممیرے کا سرمہ نہایت ہی مفید اور آنکھوں کی تمام بیماریوں کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے میں نے اپنے تجربہ میں آجتک سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھا۔ میں ان سب کو جن کی آنکھوں میں ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہے۔ بڑے زور سے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں ہر طرح پر مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا۔ پانی آنے سدھند و خارش۔ سرخی چشم کیواسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوا ہے اور سچ مچ آپ نے اسقدر سستے داموں میں یہ سرمہ ایجاد کر کے ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے اسکا شکریہ الفاظ میں ہونا محال ہے ضرور ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپکے ایسے سرمے سے فیضیاب ہو کر فائدہ اٹھائیں اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماریوں سے نجات حاصل کریں +

راقم۔ ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب اسسٹنٹ سرجن ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر والئے ریاست بہاولپور +

۵۔ جناب پروفیسر میانسنگھ صاحب تسلیم میں نے آپکے یہاں سے سفید سرمہ ممیرے کا منگواکر استعمال کیا۔ حد درجہ کا فائدہ ہوا بلکہ صحت کلی حاصل ہو گئی۔ آپکا سرمہ جملہ امراض چشم کو مفید ہے بصارت کو طاقت بخشتا ہے تیسرے دن فائدہ معلوم ہو جاتا ہے۔ واقعی یہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اسلئے میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ اس سے بڑھکر آنکھ کے لئے اور کوئی دوائی نہیں ہے +

راقم مہاراج کنور چھتر پال سنگھ صاحب بہادر ریاست مجگواں اودھ

(پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائکلی برادرز چھپا اور شایع ہوا)